www.novelsclubb.com
ماہِ نور
ناولز کلب
از قلم مناہل افضال
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

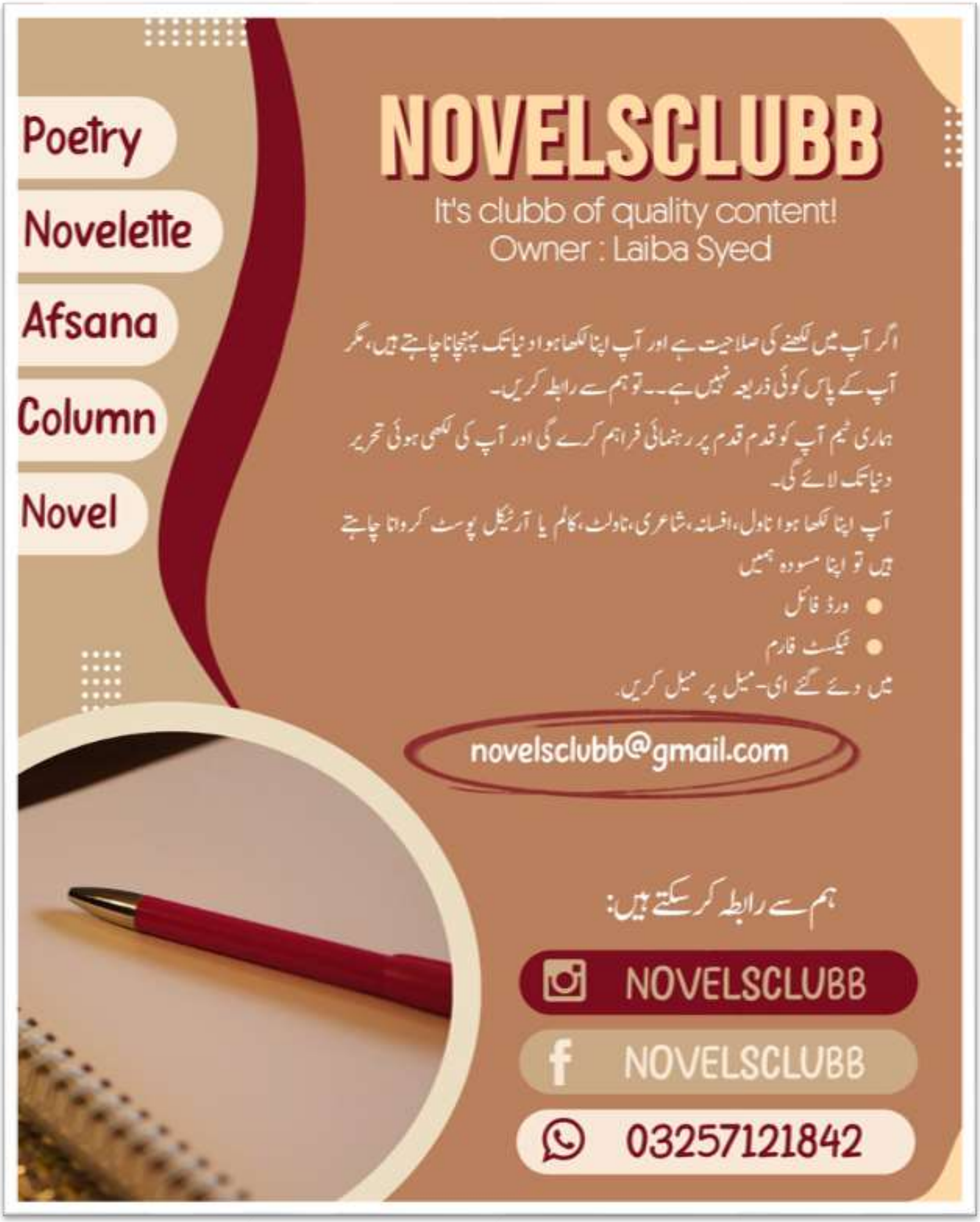
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

ماہِ نور

از قلم

مناہل افضال

www.novelsclubb.com

(ماہِ نُور)

قسط وار ناول

از قلم مناہل افضال

پہلی قسط۔

خلاصہ

زندگی بعزاوقات انسان کے لیے کوئلوں پر چلنے کے مترادف ہوتی ہے زندگی فیری ٹیلز کی کوئی کہانی نہیں جس کے اختتام پر کوئی شہزادہ آکر شہزادی کو بچالیگا یہ اصل زندگی ہے جس میں ہر انسان کو بقا کی جنگ خد لڑنی ہوتی ہے۔۔۔

انتساب

یہ کہانی میری پہلی کہانی جس کا ہر لفظ اللہ تعالیٰ کے نام میں اس قابل نہیں تھی اگر اللہ تعالیٰ مجھ میں لکھنے کی صلاحیت نہ ڈالتے۔۔ یہ کہانی میرے استاد میرے کچھ دوست جنھوں نے اپنا وقت نکال کر مجھے دیا۔۔ میرے استاد سر دانیال میرے دوست دانیال بھائی عبدالرحمٰن اور سمیرا۔۔

www.novelsclubb.com

ایک شہر

دو خاندان

دو منزلیں

دس کردار۔

www.novelsclubb.com

اسلام آباد ای-7

نورے سنمبھل کر دیکھو تم گر جاؤ گی نورے۔۔۔۔۔۔

پھر سے وہی خواب فجر سر پر اتر آئی تھی لیکن حیرت تھی آج دادا ابھی تک کمرے میں نہیں آئے اسکو فکر ہوئی تھی۔۔

گہرے شہد رنگ بال جن کی لمبائی کمر سے نیچے تھی ان کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے وہ بستر چھوڑ کے آٹھ چکی تھی نومبر شروع ہو چکا تھا اور اسلام آباد کا موسم مزید سرد ہو چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادا۔۔۔۔

حیدر سلطان کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے اجازت چاہی تھی۔۔

آ جاؤ بیٹے۔۔۔

اجازت ملتے ہی وہ کمرے میں موجود تھی۔۔۔

کیسی ہے میری بیٹی ؟اسکو اپنے بٹھاتے ہوئے سوال کیا تھا

ہمیشہ کی طرح حسین۔۔۔

جواب ایک ادا سے آیا تھا۔۔۔

حیدر صاحب کا قہقہہ جاندار تھا اثبات میں سر ہلا کر اپنی پوتی کو دیکھا تھا۔۔۔

سرخ سفید رنگت شہد رنگ بال جو ہمیشہ لیر ز میں کٹے رہتے تھے شہد رنگ کانچ سی سنہری آنکھیں اسکی آنکھیں بے حد حسین تھیں اسکی شخصیت کا خاصا اسکے لحجے کا ٹھہراؤ اسے مزید پر کشش بناتا تھا۔۔

وہ ٹھیک کہتی تھی وہ بلا شبہ حسین تھی اپنے نام کی طرح

ماہِ نور حیدر سلطان یعنی چاند کا نور۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میرا مکمل جائزہ لے چکے ہوں تو کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ اپنے پھر کس بات کا اسٹریس لیا ہے؟

معصومیت سے تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اب وہ سوال کر رہی تھی۔۔۔

بھلا کس نے کہا میری طبیعت خراب ہے اور میں نے اسٹریس لیا ہے؟

نورے حیدر نے۔۔

جواب کھٹاک سے آیا تھا۔۔۔

میری پیاری بیٹی بڑھتی ہوئی عمر ہے اس میں طبعیت بغیر اسٹریس لیے بھی خراب ہو سکتی ہے

۔۔۔

جھوٹ بلکل جھوٹ اسکا پسندیدہ کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑنے کا انداز۔۔۔

میں نے خود آپکو پریشانی سے تھکتے دیکھا تھا لان میں اور پھر اپنے میٹھا بھی کھایا تھا آپ جانتے ہیں نہ شوگر بڑھنا آپکے لئے اچھا نہیں ہے؟

اب سے آپکا میٹھا بلکل بند۔۔۔

ڈاکٹر ماہِ نُور حیدر سلطان جیسا آپ حکم کریں اور یہاں وہ خوشی سے مسکرائی تھی۔۔۔

ابھی پورے دو سال ہیں دادا اور میں چاہتی ہوں آپ میرے ساتھ ہر قدم پر موجود رہیں اسکی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔۔

میرے بچے یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو گی تو مریضوں کو کیسے دیکھو گی؟

اب وہ اسے بہلا رہے تھے۔۔

میں آپکے معاملے میں کبھی بھی مظبوط نہیں ہو سکتی آپکے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے دادا۔۔۔

وہ باقاعدہ ان سے لپٹ گئی تھی۔۔۔

حنان تو ہے نہ۔۔۔

بہت آہستگی سے کہا گیا تھا اس نے سر اٹھا کر اپنے دادا کو دیکھا تھا۔۔۔

کیسا قرب تھا جو اسکی آنکھوں سے واضح ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلے جانے والے واپس نہیں آتے دادا۔۔اس نے نظریں چُرائی تھیں۔۔

اس نے وعدہ کیا تھا۔۔۔

وہ وعدے ہی کیا جو وفا ہو جائیں؟

حیدر صاحب کا جواب ہوئے تھے

پھر اسکی نشانی کیوں ابھی تک سمنبھال رکھی ہے؟

میرے پاس۔۔۔اسکی کوئی نشانی نہیں دادا جھوٹ بولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

بیٹے وہ پسند کرتا ہے تمہیں۔۔۔انھوں نے شدت جذبات سے کہا تھا۔۔۔

دادا جن بیٹیوں کے باپ انکوڈس اون کردیں انھیں دنیا کا کوئی مرد کبھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔۔۔

اسکو ان سب باتوں سے فرق نہیں پڑتا۔۔

ہاں کیوں کے وہ کچھ جانتا نہیں۔۔۔بیٹے۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن نورے کی بات پر رک گئے۔۔۔

مجھے یاد ہے داد جب طائی چچی اور آنٹی کی طنزیہ باتوں کا اثر زائل کرنے کے لیے آپ مجھے بھلاتے تھے۔۔مجھے لحجے سمجھ آتے تھے دادا مجھے بابا کی مار سے بچانے کے لیے اپنے ساتھ سلاتے تھے اور جب میری حفاظت آپکے لئے مشکل ہو گئی تو اپنے مجھے تھمینہ آنٹی کے گھر چھوڑ دیا۔۔۔

نورے انکو تکلیف ہوئی تھی اسکو تکلیف میں دیکھ کر۔۔

مجھے آپ سے ہر گز کوئی شکایت نہیں ہے بی جان بہترین ماں ثابت ہوئیں تھیں اور آغا جان وہ تو بلکل آپ جیسے ہیں

لیکن پانچ سال کی عمر میں بھی مجھے یہ پتا تھا داد کے وہ گھر میرا نہیں ہے میں وہاں مہمان ہوں اور مہمانوں کو اپنی حدود یاد رکھنی چاہیے۔

آنٹی ٹھیک کہتی ہیں میرے لیے حنان کبھی نہیں آسکتا وہ میرے لیے نہیں ہے دادا میرے اپنے بس آپ اور میرے خواب ہیں۔

زبردستی کے تعلقات سے عزت کی دوری بہتر ہوتی ہے۔۔۔

مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ وہ اٹھ گئی تھی۔۔

اور حیدر صاحب بے بسی سے اسے جاتا ہوا دیکھ رہے تھے۔۔

سلطان مینشن میں صبح کا سورج پوری طرح پھیل چکا تھا۔۔

سفید بلند و بالا وہ محل منہ گھر جس کے باغیچے میں چار سو ہریالی تھی اور ہر رنگ ک پھول موجود تھے۔

سلطان مینشن میں تین فیملیز رہتی تھی یعنی حیدر سلطان کی تین اولادیں اور انکے بچے

یہ گھر باہر سے جتنا حسین تھا اسکے رہنے والے اتنے ہی سیاہ تھے ہر ایک شخص اپنے اندر قدورتوں کا سمندر لیے ہوئے تھا۔۔

کریمن بی کیا آج ناشتہ نہیں ملے گا؟

بس دس منٹ چھوٹی بی بی ناشتہ لگا رہی ہوں۔۔

یہ جو مفت کی روٹیاں توڑتی رہتی ہو نہ کچھ اٹھ کر ہاتھ پاؤں بھی ہلایا کرو۔۔

نورے اور شاہ میر جو ناشتے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جو نورے کی مہربانی تھی ورنہ کریمن بوا کے ہاتھ کا کھانا کھانے سے بہتر بندا بھوکا رہے لے۔۔۔

وہ کیا ہے نہ "چھوٹی امی" بہت جتا کر کہا گیا تھا۔۔

یہ روٹیاں تو میں نے خود ہی ڈالی ہیں اپنے ان ہی پیارے پیارے ہاتھوں سے۔۔۔

وہ نورے ہی کیا جو سدھر جائے۔۔

شاہ میر کی ہنسی چھوٹی تھی جو اس نے بروقت کھانسی میں تبدیل کی تھی۔۔

بہت اچھل رہی ہو نہ؟؟

اسکا ہاتھ مڑتے ہوئے زہر گھول رہی تھیں کیا ہو کے یہ پر ہی کاٹ دیئے جائیں اسے اپنی کلائی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھی لیکن اس نے زبان نہیں کھولی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

امی تکلیف کی شدت بڑھ رہی تھی اسی وقت میران تقریباً چیختا تھا اور اسی تیزی سے ماں کے ہاتھ سے بہن کا ہاتھ الگ کیا تھا

نورے تم ٹھیک ہو؟ زیادہ درد تو نہیں؟؟

اس نے سر کو نفی میں ہلایا تھا۔۔اسکی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئیں تھیں دادا کے بعد اسکے بھائی تھے جو اسکی ڈھال تھے۔۔۔

ایک ماں نہ ہونے کے باوجود تینوں کی محبت مثالی تھی۔۔

می آپکو کتنی بار کہا ہے وہ بھی آپکی اولاد ہے مت کیا کریں ایسے۔۔۔

رافیہ بیگم کے تو آگ ہی لگ گئی تھی۔۔

میران تم؟ تم اس لڑکی کی خاطر اپنی ماں سے جھگڑ رہے ہو؟؟ اس کی خاطر؟؟ جس کی ماں کا کردار تک ٹھیک نہیں تھا جو پیدا ہوتے ہی ماں کو کھا گئی۔۔۔

می بس کر جائیں خدا کا خوف کریں۔۔میران نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

یہ صبح صبح کیا شور مچا رکھا ہے۔۔

یہ آواز کامران سلطان اور احمد سلطان کی تھی۔۔۔

آئیں آپ سب آئیں اور دیکھیں اپنے بابا جان کی لاڈلی کے نے کرتوت کیسے میرے دونوں بیٹوں کو اپنی انگلیوں پر نچا رکھا ہے۔۔

اس میچ لڑکی کے سامنے انھیں اپنی ماں غلط لگ رہی ہے۔۔۔

بہو یہ کیسی زبان استعمال کر رہی ہو؟؟

بابا آپ اس کے بجائے مجھ سے بات کریں یہ سب آپکی دی ہوئی شے ہے جس پر یہ اتنا اچھل رہی ہے۔۔۔

جلد از جلد اسکا رشتہ ڈھونڈیں اور اسکو رخصت کریں اس گھر سے میں مزید اسکی حرکتوں کو اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔

خاموش۔۔۔

حیدر صاحب باقاعدہ دھاڑے تھے ان پر۔۔۔

لمحے میں سنناٹا چھایا تھا۔۔

نورے کا باپ ابھی زندہ ہے اور اسکی زندگی کا فیصلہ بھی میں کروں گا۔۔میں مر نہیں گیا کہ جس کا جو دل چاہے گا وہ اسکے کردار پر بات کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔۔

تم میں سے جس کو تکلیف ہے وہ اپنا انتظام کہیں اور کر لے۔۔

چلو نورے بیٹی میں تمہیں چھوڑ کر آؤں یونیورسٹی پیپر کا وقت نکل جائے گا۔۔

دادا جان نورے تو روز میرے ساتھ جاتی ہے؟

میران نے یاد دلایا تھا۔۔

رہنے دو میاں ابھی نورے کے لیے اسکا دادا زندہ ہے اسکی ساری زمیداریاں اٹھا سکتا ہے۔۔

آؤ بچے۔۔

ہینڈ بیگ کندھے پر لٹکائے وہ صدر دروازہ عبور کر چکی تھی۔۔

سلیم آج سے نورے کو چھوڑنا لانا تم کرو گے۔۔

سلیم جو ہاتھ باندھے کھڑا تھا حکم کی تکمیل کرتے ہوئے ہوئے گاڑی کا دروازا کھول چکا تھا۔۔

گاڑی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی اور نورے ٹکٹکی باندھ کر اپنے دادا کو دیکھ رہی تھی اسکی زندگی میں حیدر سلطان گرمی میں ٹھنڈی چھاؤں تھے پر سکون اور محفوظ۔۔

خود کو تکتی نورے کو دیکھا تو وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہے میری بیٹی؟

You're the only man whom I love with all my heart...

اسکو حصار میں لیتے ہوئے اسکا سر چوما تھا۔۔

آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں نہ؟

سکی ڈر کی خاطر وہ پوچھ بیٹھی تھی۔۔

تم میرا فخر ہو ماہِ نُور بھلا کوئی اپنے فخر سے کیسے ناراض ہو سکتا ہے؟

وہ واقع حیدر سلطان کا فخر تھی۔۔

یونیورسٹی کے گیٹ پر پہنچ کر وہ ان سے الگ ہوئی تھی پھر بہت سی دعائیں لیکر اور ہدایتیں دیتی وہ گاڑی سے اتر گئی تھی۔

حیدر صاحب کی نظروں نے دور تک اسکا تعاقب کیا تھا جب تک وہ یونیورسٹی کے گیٹ کو پار نہیں کر گئی۔۔

سلیم گاڑی سکندر ولا کی طرف موڑلو۔۔

جی بہتر بڑے صاحب۔۔

کچھ سوچتے ہوئے انھوں نے سلیم کو سکندر ولا کی طرف رخ کرنے کا کہا تھا۔۔

سلطان صاحب کے تین بیٹے تھے کامران سلطان، احمد سلطان اور حبیب سلطان۔۔

کامران سلطان کے دو بیٹے تھے التمش سلطان جو کے باپ اور چچاؤں کے ساتھ خاندانی بزنس دیکھ رہا تھا اور دوسرا معیز سلطان جو کہ لندن میں ماس کمیونیکیشن میں ماسٹرز کر رہا تھا

احمد سلطان کی پہلی بیوی سے شادی کے پانچ سال بعد نورے پیدا ہوئی تھی اور پیدائش کے وقت ہی انکی پہلی بیوی خالق حقیقی سے جا ملی تھیں احمد صاحب نے دوسری شادی اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے ہی کر لی تھی جن سے انکے دو بیٹے تھے پہلا بیٹا میران سلطان تھا جو کہ نیورو سرجن تھا نورے حیدر کا آئیڈیل بھائی۔۔

www.novelsclubb.com

پھر تھا شاہ میر سلطان جو کہ کلاس میٹرک میں تھا۔۔

پھر حبیب صاحب تھے جن کے دو بچے تھے پہلی بیٹی مریم سلطان جس کو فیشن ڈیزائننگ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔۔

پھر تھا رافع سلطان جس نے مر مر کر ایٹتھ پاس کی تھی۔۔

فرید یہ میٹھا کس کے لیے لیکر جارہے ہو؟؟

آگئی مجھ غریب کی شامت۔۔

بولو بھی فرید۔۔۔

وہ وہ۔۔ بڑے صاحب کے لئے

ایک ہی سانس میں بول کر فرید نے اپنی جان چھڑائی تھی اور پلیٹ سمیت غائب ہوا تھا۔۔

بابا آپ نہیں مانیں گے ناں میری بات؟؟

تھمینہ بیگم جا کر آغا جان کے سر پر کھڑی ہوئیں تھیں۔۔

آغا صاحب کا ہاتھ پلیٹ میں جاتے جاتے رکا تھا

www.novelsclubb.com

عینک کے پار کھڑی اپنی بہو کو دیکھا تھا جو آج بھی ویسی ہی تھیں خیال رکھنے والی فکر مند ہوتی ہوئی
۔۔

انکے عزیز ترین بیٹے عثمان سکندر کی بیوہ۔۔

بہو نہ بنو اتنی ظالم کھا لینے دو تھوڑا سا نہیں ہوتا مجھے کچھ بھی۔۔

اللہ نہ کرے آپکو کچھ ہو مگر جو دو عدد آپکے پوتے ہیں نہ انھوں نے سختی سے منا کیا ہے کہ آپکو بلکل میٹھا نہیں دینا۔۔۔

اور انکے ہاتھ سے پلیٹ اچک لی گئی تھی۔۔

بے وفا کہیں کے سکندر صاحب نے جل کر کہا تھا۔۔

تھمینہ بیگم ہنس پڑی تھیں دونوں پیار کرتے ہیں آپ سے بہت لیکن دیکھ لیں اصولوں کے معاملے میں آپ پر ہی گئے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

سکندر صاحب مزید کچھ کہتے کہ ملازم نے انکے جگری دوست حیدر سلطان کے آنے کی خبر دی تھی۔۔

اور وہ جوش سے اٹھے تھے۔۔۔

یہ ہوئی نہ بات میرا جگری یار آیا ہے۔۔

دونوں کی محبت مثالی تھی سگے بھائیوں سے بڑھ کر۔۔۔

السلام وعلیکم سلطان میاں آج کہاں سے راستہ بھول گئے آپ ہمارے غریب خانے کا؟؟

حیدر صاحب کا جاندار قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔

بس سکندر صاحب ہم نے سوچا آپ تو بڑے آدمی ہیں کہاں ہم غریبوں کے لئے وقت نکالیں گے ہم خود یہ حاضری لگا لیں۔۔

آپس میں بغلگیر ہوتے ہوئے دونوں اپنی نشت سنبھال چکے تھے۔۔

بابا آپ پھر آج میری بیٹی کے بغیر آ گئے؟؟

بہو تم پریشان نہ ہو ہم اپنی بیٹی بہت جلد سلطان میاں سے واپس لے لیں گے۔۔

سلطان صاحب کے دل سے جیسے بغیر کہے بوجھ کو اٹھا لیا تھا۔۔

تھمینہ بیٹے نورے کا آج آخری پیپر تھا بس اسی لیے نہیں آئی بس دو سال اور پھر میری بیٹی نیورون سرجن بن جائے گی۔۔۔

انشاءاللہ۔۔

بیک وقت سب نے انشاءاللہ کہا تھا اور اس میں پیش پیش حسن سکندر تھا سیاہ آنکھوں والا بائیک اوبسیسٹ ڈمپل بوائے۔۔

سب کی گردنیں ایک ساتھ مڑی تھیں حسن سکندر اپنے ازلی انداز میں بلیک بیگی شرٹ پر کیمل کلر کی کارگو پینٹ پر اسنیکرز پہنے بائیک کی چابی گھماتا ہوا دھپ سے ان سب کے درمیان آکر بیٹھا تھا۔۔

ہیلو لیڈیز اینڈ جینٹلمین۔۔

شرم کرو سلام کرتے ہیں بڑوں کو۔۔

ہو گیا تھمینہ بیگم کی جھاڑ کا آغاز۔۔

آپ کیسے ہیں بابا؟؟

لاڈ سے انکے گلے میں ہاتھ ڈالے پوچھ رہا تھا اور وہ جنگلی بلی کہاں ہے؟؟

حسن انسان بن جاؤ۔۔

برخردار کہاں سے مٹر گشت کرکے آ رہے ہو؟؟

وہ آغا جان آپکی بہو کو ڈھونڈنے گیا تھا سر جھکاتے ہوئے ڈھٹائی سے جواب دیا گیا تھا۔۔

برخردار۔۔۔

وہ دادا بس وہ بائیک کی ایک ریس تھی وہیں گیا تھا۔۔

حسن سکندر اور اسکی بائیک سے ابسیشن کبھی نہ ختم ہونے والی۔۔

آنے دو تمہارے بھائی کو پوچھوں گی میں اس سے اسی نے بگاڑا ہے تمہیں۔۔

www.novelsclubb.com

بی جان میں واقع آپکی سگی اولاد ہوں نہ؟؟

حسن سکندر اور اسکے شکوے۔۔

سلطان تم اس برخردار کو تم بتاؤ کب آئیں ہم اپنی امانت تم سے لینے؟؟

ہیں کونسی امانت؟؟

نورے تمہاری بیٹی ہے سکندر جب چاہے لے جاؤ۔۔

بس پھر طے رہا کہ التمش اور مریم کی شادی کے فورن بعد ہم اپنی نورے کو لے جائیں گے۔۔

حسن سکندر جو اپنے کمرے میں جانے کے لیے مڑا تھا اس نے حیرت سے پلٹ کر اپنے آغا جان کو دیکھا تھا۔۔

آغا جان۔۔۔۔۔

وہ اتنی زور سے چیخا تھا کہ سب کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔

آپ بھائی کے لیے اس جنگلی بلی کی بات کر رہے ہیں؟؟

آپ جانتے ہیں نہ دونوں جانی دشمن ہیں میرے کچا کھا جائیں گے مجھے۔۔

آغا جان کا جوتا سید ھا اسکی کمر پر رسید ہوا تھا۔۔

میں واقعی سوتیلا ہوں میں نہ ہوں اس گھر میں تو جن بھی آپس میں بات نہ کریں یہ ساری رونک میری وجہ سے ہے۔۔

تم چھوڑو اسکو تم بتاؤ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہی نہ؟؟

یہ کہیں ارادہ بدل لیا ہے؟؟

دیکھو وعدہ خلافی کا تو سوچنا بھی مت۔۔

ارے نہیں بھئی میں بس یہ کہے رہا تھا کہ اتنی جلدی؟؟

تیاری کیسے ہو گی؟؟

بابا یہ کیسی غیروں والی باتیں کر رہے ہیں بیٹی لینے آرہے ہیں یہ ساری لوازمات غیروں کے ساتھ ہوتی ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

میاں نورے صرف تمہاری ہی بیٹی نہیں ہے۔۔

وہ ایک باپ کے گھر سے دوسرے باپ کے گھر آرہی ہے تم پریشان نہ ہو۔۔

شکر کئی قسمیں ہوتی ہیں لیکن جو اس وقت حیدر صاحب نے محسوس کی تھی وہ بیان سے باہر تھی۔۔

جاؤ تھمینہ بیٹے مٹھائی کا انتظام کر و وہ خوشی سے مثال ہوتی ہوئی آٹھ کھڑی ہوئیں تھیں۔۔

اوران دونوں دوستوں کو تو میٹھا کھانے کا موقع مل گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نورے گھر لوٹی تو خلاف معمول گھر میں خاموشی تھی۔۔

کریمن بوا۔۔۔کریمن بوا۔۔۔

ہو گیا گھر کا سکون غارت۔۔۔

نورے ڈارلنگ کیسی ہو تم؟؟

شکل مت دکھانا مجھے تم اپنی۔۔

ہو گیا جنگ کا آغاز

کیوں آپ دونوں نے ہر وقت لڑنے کی قسم کھا رکھی ہے؟؟

کریم بواوہ کیا ہی نہ کے بس آپکی صحبت کا اثر ہے۔۔

پتا نہیں حیدر صاحب کو کہاں سے اسکی شخصیت میں ٹھہراؤ کہاں سے نظر آتا تھا۔۔۔

نورے جان مان جاؤ نہ پلیز۔۔۔۔

شاہ میر میں سر پھاڑ دوں گی تمہارا شکل گم کرواپنی ابھی کے ابھی۔۔۔

نورے بیٹی آپکے دادا کہے کر گئے ہیں کہ آپ واپس آجائیں تو آپ سے کہوں کے آپ کھانا کھا کر آرام کر لیجیے گا انکو دیر ہو جائے گی۔۔۔

خیریت؟؟

دادا کہاں گئے ہیں؟؟

وہ اپنے کسی خاص دوست کے گھر گئے ہیں۔۔

خاص دوست؟؟

یعنی آغا جان کے گھر؟؟

میرے بغیر؟؟

ہو گیا نیا ڈرامہ شروع۔۔۔

دھپ کر کے صوفے پر بیٹھ چکی تھیں۔۔۔

وہ کیا ہے نہ نورے جان۔۔

یہ صرف ہماری برداشت ہے جو تمہیں برداشت کر رہے ہیں۔۔

پتا نہیں کونسا دن آئے گا جب تمہاری شادی ہو گی اور سارا پروٹوکول مجھے ملے گا۔۔

شاہ میر تم۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب شاہ میر آگے تھا اور نورے اسکے پیچھے اور بوا بیچاری اپنا سر پکڑ کر رہ گئی تھی۔۔۔

بتایئے گا اپنے بڑے صاحب کو کے نہیں کھاؤں گی میں کھانا سخت ناراض ہوں میں ان سے۔۔۔

وہیں سیڑیوں پر کھڑے کھڑے ہانک لگائی تھی اس نے اور پھر زوردار آواز کے ساتھ اسکے کمرے کا دروازا بند ہو گیا تھا۔۔

رات کو جب حیدر صاحب واپس آئے تو انکی لاڈلی کا پیغام ان تک پہنچا دیا گیا تھا اور وہ اسی لمحے کمرے کے سامنے کھڑے تھے۔۔

نورے بیٹی کھول دو دروازہ۔۔

وہ پچھلے دس منٹ سے مسلسل دروازہ بنا رہے تھے اور وہ محترمہ لاڈا ٹھو رہی تھیں۔۔

اچھا ٹھیک ہے اگر آپ دروازہ نہیں کھول رہی تو میں یہیں کھڑا رہوں گا۔۔۔

اور یہاں اسکی ناراضگی جھاگ کی طرح بیٹھ گئی تھی۔۔

موں پھلا کر دروازہ کھول دیا گیا تھا۔۔۔

اچھا تو کیا میری بیٹی میری طرف دیکھے گی بھی نہیں؟؟

دوسری طرف موں کیے وہ مسکرائی تھی۔۔

میرے بیٹے ناراضگی ختم کردو نہ؟

آپ مجھے لیکر کیوں نہیں گئے تھے؟؟

موں پھلائے سینے پر ہاتھ باندھ کر سوال کررہی تھی۔۔۔

یعنی سارا مسئلہ یہ ہے۔۔۔

اسکو اپنے پاس بٹھا کر اب بھلا رہے تھے۔۔

اچھا دادا اپنی بیٹی کو اگلی بار وہیں چھوڑ آئیں تو؟؟

وہ بدک کر پیچھے ہٹیں تھی۔۔۔

اللہ اللہ میں کیوں جانے لگی ہمیشہ کے لیے؟؟

میں بس اپنے دادا کے پاس رہوں گی۔۔

اور اگر دادا ہی نہ رہے تو؟؟

یہ سوال نہیں تھا خنجر تھا جو اسکی دوسری ماں نے اسکے دل میں گھونمپہ تھا۔۔

سوال جواب آزمائش خواہش۔۔۔

زندگی امتحان ہے کڑا امتحان۔۔۔

بہو یہ کس طرح کی بات کی ہے؟

ایان بابا میں تو بس ویسے یہ کسی خدشے کے تحت بولی تھی۔۔

خیریت اس وقت یہاں؟؟

www.novelsclubb.com

انکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

اوہاں میں یہ سوٹ لائی تھی نور کے لیے۔۔

استزاہیہ لہجے میں نورے کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا گیا تھا۔۔

کیوں اسکی کیا ضرورت پڑ گئی؟؟

وہ کیا ہے نہ باباب میں سب کے لئے ہی شادی کی وجہ سے کچھ نہ کچھ کے رہی تھی یہاں تک کہ کریمن بوا اور سلمی کے لیے بھی تو سوچا نور کے لئے بھی لیلوں۔۔

ابھی میں۔۔

دادا حیدر صاحب کچھ سخت بولتے کہ نورے پہلے ہی ٹوک چکی تھی۔۔

دادا "چھوٹی امی" اتنے پیار سے لائی ہیں تو یوں رد کر دینا تو اچھی بات نہیں ہو گی نہ؟

معصومیت چہرے پر سجائے وہ انہی کے انداز میں آگے بڑھی تھی اور کان کے پاس جھکتے ہوئے اسی لہجے میں جواب دیا تھا۔۔

آپ چاہیں کتنی ہی کوشش کرلیں جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا تو نہ وہ مجھے آپکے سامنے جھکنے دیگا نہ ہی رسوا ہونے اور اگر خدانا خواستہ دادا کو کچھ ہو بھی گیا تب بھی میں آپ میں سے کسی کے آگے نہیں جنھوں گی۔۔۔

چھوٹی امی۔۔

رافیہ بیگم جس خوش گوار موڈ میں اسکو نیچا دکھانے آئیں تھی وہ سب غارت ہوا تھا۔۔۔

دیکھ لوں گی تمھیں تو میں۔۔۔

دروازے کو زور سے بند کرتی پیر پٹختی وہ جا چکی تھیں۔۔

بیڈ پر بیٹھتے ہوئے گہری سانس بھر کر خود کو نارمل کر رہی تھی جب حیدر صاحب نے اسکو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔

ٹھنڈی سانس بھر کر انکو دیکھا تھا۔۔۔

جانتا ہوں تمہارا دل آج بھی چھوٹا سا ہے سب ٹھیک ہو جائے گا نورے تم یوں اداس نہ ہوا کرو۔۔

اللہ اللہ میں کیوں اداس ہونے لگی جو لوگ ہم سے منسلک نہیں ہوتے ان کے لیے اپنے جذبات کو ضائع نہیں کرتے ہر انسان اپکی توجہ اور آنسوؤں کا حقدار نہیں ہوتا۔۔ حیدر صاحب کو اس پر حیرت ہوئی تھی وہ کیوں تھی ایسی۔۔اور ہاں مجھے یاد آیا وہ زرا نکالیں اپنا اے ٹی ایم ان سے الگ ہوتے ہوئے پھر نئی فرمائش آئی تھی۔۔۔

اور حیدر صاحب آنکھیں پھاڑے اسے تک رہے تھے۔۔

لڑکی انسان بنو اب کس لیے اے ٹی ایم کی ضرورت پیش آ گئی؟؟

کیوں بھلا میں شادی کے کپڑے نہ بناؤں؟؟

بس آپ بھی یہی چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے..

پھر ڈرامہ شروع۔۔

اور وہ جو آپ اپنے کارڈ میں پیسے جما کیے جا رہی ہیں؟؟

وہ کیا ہے نہ کہ وہ میں نے برے وقت کے لیے سنمبھال رکھے ہیں۔۔۔

سرگوشی نمہ آواز میں بہت آہم بات تھی جو حیدر صاحب کو بتائی گئی تھی۔۔۔

اور وہ ہنس پڑے تھے۔۔۔

لڑکی تم مجھے کنگال کر دو گی۔۔

تو؟؟؟ حیرت کا جھٹکا لگا تھا نورے کو۔۔

آپکی ایک ہی بیٹی ہوں مجھے نہیں تو کس کو دیں گے آپ اپنی دولت؟؟

اترا کر جتایا گیا تھا...

وہ ہنستے ہوئے تاعید کر رہے تھے۔۔

لیکن کوئی تھا جس کو یہ بات بری طرح چبھی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آج صبح سے ہی سلطان مینشن میں رونک تھی شادی سر پر کھڑی تھی تو تیاری بھی اسی حساب سے چل رہی تھیں۔۔۔

ہر ایک کو اپنے اپنے کام تھے۔۔۔

حال سکندر ولا کا بھی کچھ اسی طرح کا تھا آج گھما گھمی وہاں بھی تھی۔۔

حسن حسن کی بی جان۔۔۔

حسن گیارہ بجھ رہے ہیں اور تم ابھی تک سو رہے ہو؟؟

بی جان بس گیارہ ہی تو بجے ہیں۔۔۔

حسن دس منٹ دے رہی ہوں فورن اٹھ کر تیار ہو ناشتہ کر کے بابا کے گھر جاؤ اور نورے کے کپڑے پہنچا کر آؤ۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیں؟؟؟

اسکی نیند ایک سیکنڈ میں آڑی تھی میں کیوں جاؤں گابی جان؟؟

اور وہ اتنی بڑی ہو گئی ہے ابھی تک ہر تقریب میں آپ اسکے کپڑے کیوں بنواتی ہیں؟؟

کیوں کے میری مرضی۔۔۔

اب آٹھ رہے ہو یہ کروں بھائی کو فون۔۔۔

بی جان۔۔۔یہ اچھا ہے ہونے والی بیوی وہ بھاءی کی ہے ملازم میں بنا ہوا ہوں۔۔

حسن ایک آواز آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

جی آٹھ رہا ہوں بی جان۔۔۔

اس جنگلی بلی سے چن چن کر میں نے بدلے نہ لیے نہ تو میرا نام بھی حسن سکندر نہیں۔۔۔

پیر پٹختا خالص عورتوں کی طرح بڑبڑاتا واشروم میں بند ہو چکا تھا۔۔۔

السلام و علیکم بی جان۔۔۔

تھری ہوئی خوبصورت مردانی آوازا سپیکر سے ابھری تھی۔۔

و علیکم السلام میرے بیٹے۔۔۔

کیسی طبعیت ہے آپکی؟؟

شکر ہے اللہ کا۔۔

بی جان یہ حسن کہاں ہے میں کب سے اسے کال کر رہا ہوں اسکا فون بند جا رہا۔۔

وہ سو رہا تھا بیٹے ابھی اٹھا کر آئی ہوں تا کہ وہ نورے کے کپڑے دے آئے۔۔۔

نورے کے نام پر لندن میں اپنے آفس میں بیٹھے حنان سکندر کے دل کی رفتار تیز ہوئی تھی کچھ سوچتے ہوئے مسکراہٹ بھی آئی تھی جو فوراً ہی غائب ہو گئی تھی۔۔

خیریت؟؟

جانتے ہوئے بھی سوال کیا تھا۔۔

بچے التمش اور مریم کی شادی شروع ہے آج سے۔۔

اوو۔۔۔

حنان بس اب بہت ہو گیا تم واپس آجاؤ ورنہ میں زندگی بھر تم سے بات نہیں کروں گی۔۔۔۔

بی جان ایسے تو نہ کہیں۔۔

بس میں نے کہے دیا ہے۔۔۔

ہاں ہاں کر لیں سارے لاڈ اپنے بڑے بیٹے سے کر لیں میں تو آپکی اولاد ہوں ہی نہیں۔۔۔

بھائی میں آخری بار جا رہا ہوں اس جنگلی بلی کے کپڑے دینے وہ آپکی زمیداری ہے آکر خود سمنبھالیں اسے۔۔۔

سوالیہ بھنویں آچکا کر حنان نے حسن کو دیکھا تھا۔۔۔

کبھی جو تمہاری زبان کو بریک لگے۔۔۔

میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں حنان۔۔۔

فون بند ہوتے ہی اسکی سوچ ماہِ نور پر پر اٹکی تھی آغا جان نے کچھ دن پہلے ہی اسے فون کر کے بتایا تھا اور پوچھا بھی تھا کہ اسے کوئی اعتراض تو نہیں تاکہ وہ حیدر صاحب سے بات کر سکیں اور اس نے رضامندی دی تھی۔۔

مماہِ نُور حیدر اسکے دل کی مکین گیارہ سال کی عمر میں بنی تھی اس وقت وہ بہت چھوٹی تھی اور خود حنان بھی اس وقت حنان کو لگتا تھا کے ماہِ نُور اسکی بس بہت اچھی دوست ہے لیکن وقت اور عمر کے ساتھ احساس ہوا کہ ماہِ نُور حیدر میر حنان سکندر کا قیمتی اثاثہ ہے جسے وہ کسی کے ساتھ نہیں بانٹ سکتا۔۔۔

نورے بی بی اب اگر آپ نے مزید اس کمرے کا حشر بگاڑنے کی کوشش کی تو میں بڑے صاحب کو آپکی شکایت لگاؤں گی۔۔۔

شام میں ڈھولکی تھی اور ماہِ نُور صاحبہ اپنے کمرے کو سکی جنگ کے میدان کی شکل دیے بیٹھی تھیں۔۔

تو میرے کپڑے خراب کردیے ہیں میں کیا پہنوں گی رات کو؟؟؟؟

یہ چھٹی دفعہ تھا جب بوا کی دھمکی پر اس نے یہی جملا دوھرایہ تھا۔۔

اس سے پہلے بوا تنگ آکر باہر نکلتی سامنے سے آتے حسن سے ٹکراتے بچی تھیں۔۔

یااللہ یہاں کونسا طوفان آیا ہوا ہے؟؟

وہ جو کپڑوں میں موں دیے پڑی تھی سیکنڈ کی رفتار سے سر اٹھا کر دیکھا تھا اور اسکی حالت پر حسن کا جاندار قہقہہ بلند ہوا تھا جس نے نورے کو مزید تپ چڑھائی تھی۔۔

تم؟؟تم کہاں کیا کر رہے ہو؟؟

وہ آگ بگولہ ہوئی اسکے سر پر کھڑی تھی۔۔ایک تو اسکا سوٹ خراب ہو گیا اپر سے یہ مصیبت۔۔

جنگلی بلی اپنا حولیا تو دیکھو کھلے بال آستینیں چڑھی ہوئی ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی جنگ کے لیے جا رہی ہے...

میں سر پھاڑ دوں گی تمہارا۔۔

اس نے کشن کھینچ کر اسے مارا تھا جو بروقت حیدر صاحب نے پکڑ لیا تھا۔۔

اور وہ اپنی شرمندگی مٹانے کو اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔

نورے بیٹی مہمان ہے یہ کونسا طریقہ ہے؟؟

لگی کلاس اسکی بابا جان۔۔رہنے دیں اس جنگلی بلی کا تو کام ہی یہی ہے..

خبردار خبردار جو تم نے میرے داداجان کو بابا کہنے کی کوشش بھی کی ہو گی تو۔۔۔

انگلی اٹھا کر تنبیہ کی گئی تھی۔۔

اب باباجان کو باباجان نہ کہوں تو کیا کہوں؟؟

معصومیت سے اسی کے انداز میں آنکھیں جھپکتے ہوئے جواب دیا۔۔

وہ حسن ہی کیا جو نور کا دماغ خراب نہ کرے۔۔۔

تم۔۔ تمہاری خیر نہیں ہو گیا تیسری جنگ عظیم کا آغاز۔۔

اب حسن آگے تھا اور نورے حیدر اسکے

پیچھے۔۔

نورے سنو نورے۔۔۔

یا اللہ میں کیا کروں ان دونوں کا۔۔

بوا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی رہنے دو کریمن بچے ہیں۔۔

مگر بڑے صاحب۔۔۔

ہاتھ کے اشارے سے روک دیا گیا تھا۔۔

اس سے پہلے کے نورے کشن کھینچ کر حسن کو مارتی اسکا زوردار تصادم احمد صاحب سے ہوا تھا اور

اسکا سانس یہیں خشک ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا بے ہودگی ہے یہ؟؟

وہ اتنی زور سے دھاڑے تھے کہ نا صرف حسن بلکہ کمرے میں موجود حیدر صاحب بھی پریشان ہو کر نیچے آئے تھے۔۔

چھوٹی بچی کو تم جو یوں شور مچا رہی ہو؟؟

ساری حیا کیا بیچ کھائی ہے؟؟

سو۔۔سوری وہ میں اسکی بولتی یہیں بند ہوئی تھی۔۔

احمد انکل یہ میری غلطی ہے۔۔

اسکو یوں ڈانٹ سنتے دیکھ اسکو برا لگا تھا ساری چیزیں ایک طرف لیکن نورے بہنوں سے بڑھ کر عزیز تھی وہ ہر بات جانتا تھا اور جس طرح وہ خشک باش رہتی تھی یہ بات ہمیشہ حسن کے دل میں اسکی عزت اور بڑھاتی تھی۔

تم۔چپ۔لڑو میاں میں سب جانتا ہوں یہ ہو کیا رہا ہے۔۔

احمد۔۔۔

حیدر صاحب کی آواز اونچی تھی نورے جاؤ اپنے کمرے میں حسن بیٹے میں معذرت خواہ ہوں

ارے بڑے بابا ایسے نہ کہیں میں جانتا ہوں سب آپ بس نورے سے کہیے گا کے بی جان نے کہا ہے کہ وہ کپڑے پہن کر دیکھ لے میں چلتا ہوں شام کو ملاقات ہو گی۔۔

اسکے جاتے ہی حیدر صاحب نے ایک ملامتی نظر اپنی اولاد پر ڈالی تھی۔۔

مجھے افسوس ہے کہ تم میری اولاد ہو۔۔۔

کہیں آپ بھی کہے کہ۔جب وہ آپکے سر میں کالک ڈالے گی نہ پھر پوچھو گا۔۔

انھوں نے پلٹ کر احمد صاحب کی شکل دیکھی تھی۔۔

اگر کبھی ایسا ہوا بھی تو اسکا تماشہ کم از کم تمہارے سامنے نہیں بننے دوں گا۔۔۔

حیدر صاحب کمرے میں آئے تو صد شکر تھا کہ وہ رو نہیں رہی تھی وہ اتنی آسانی سے روتی نہیں تھی۔۔۔

کمرا اب تقریباً سمٹا ہوا تھا۔۔

وہ خاموشی سے کتاب لیکر بیڈ پر بیٹھ گئے۔۔

خاموشی ہنوز قائم تھی جو نورے کی موجودگی میں ناممکن سی بات تھی۔۔۔

کیا تم مجھ سے ناراض کو نورے بیٹی؟؟

سوال کیا گیا۔۔۔

میں آپکی نورے بیٹی نہیں ہوں۔۔

جواب فورن سے آیا۔۔

تو پھر کون ہے؟؟

میری تو ایک ہی بیٹی ہے۔۔۔

وہ زیر لب مسکرائی تھی لیکن فورن چھپا گئی تھی۔۔

اس حسن کو ہی بنا لیں آپ اپنا بیٹا۔۔۔

ایک اور شکوہ۔۔۔

لیکن بیٹی تو آپ ہی رہیں گی نہ۔۔

جھوٹ جھوٹ بلکل جھوٹ۔۔۔

کمر پر ہاتھ باندھ کر پھر لڑ رہی تھی۔۔۔

اگر میں آپکی نورے بیٹی ہوتی تو آپ حسن کو منا کرتے کہ وہ آپکو بابا جان نہ بولے۔۔

وہ اپنے باپ کے یوں ڈانٹنے پر اداس نہیں تھی بلکہ دادا کو کسی اور نے بابا بولا تھا اس بات پر ناراض تھی وہ اسے دیکھ کر رہے گئے تھے۔۔

دھپ کرکے بیڈ پر موں پھلائے بیٹھی تھی۔۔

اچھا میں اسکو منا کروں گا کہ اب وہ میری بیٹی کے سامنے مجھے بابا جان نہ کہا کرے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب میں نے یہ بھی نہیں بولا وہ کہے سکتا ہے آپکو بابا جان لیکن۔۔۔۔

مجھے چڑا کر نہیں۔۔۔

ہنستے ہوئے اسکا ہاتھ تھپکا تھا جیسا چاہے۔۔

www.novelsclubb.com

رات کی ڈھولکی اچھی رہی تھی بی جان کا بھیجا ہوا بوٹل گرین کلر کا سلک کا شلوار قمیض پہنے ڈھیلی چٹیا بنائے وہ سادی مگر اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

لیکن اس رات کچھ عجیب ہوا تھا۔۔

التمش بھائی آپ یہاں ؟؟

سب چیزوں سے فارغ ہو کر وہ جگ میں پانی بھرنے آئی تھی جب التشس اچانک سے اسکے بہت قریب آکر کھڑا ہوا تھا۔۔

اسکی سانس رکی تھی۔۔۔

تم بہت خوبصورت ہو نور اا التمش کی نظریں بے باکی سے اس پر جمی تھیں جس سے اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑی تھی۔۔۔

آپ ہوش میں تو ہیں؟.

یہ کیا بدتمیزی ہے ہٹیں میرے راستے سے۔۔

ایسے کیسے کتنے عرصے سے میں اس موقع کی تلاش میں تھا۔۔

آپ ہوش میں واقع نہیں ہیں کل نکاح ہے آپکا میرے راستے سے ہٹیں ورنہ میں شور مچاؤں گی

۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

التمش بڑی کمینی ہنسا تھا۔۔۔

اور کون یقین کرے گا تمہاری بات کا؟؟

تمہارے بابا؟؟

جو تمہیں اون تک نہیں کرتے؟؟

یہ بھائی جو خود اپنی ماں کے اشاروں پر چلتے ہیں۔۔

یہ الفاظ نہیں تھے سیسہ تھا جو اسکے کان میں بھولا گیا تھا اس کا بس چلتا تو زمین پھٹتی اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

دادا کریں گے میرا یقین۔۔

اسکو اپنی آواز کسی کھائی میں سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

دیکھو نور میں نہیں چاہتا کہ تماشہ کو تم ایک بار میری التمش کی بات موں میں ہی رہے گئی تھی

جب پوری قوت سے نور نے اسکے گال پر تھپڑ رسید کیا تھا۔۔

اور اسی تیزی سے اپنے حیدر صاحب کے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

حیدر صاحب ابھی سونے کے لیے ہی لیٹے تھے جب وہ ان سے زور سے لپٹ گئی تھی۔۔۔

نورے بیٹی کیا ہوا ہے؟؟

ادھر دیکھو نور؟؟؟

مجھے فکر ہو رہی ہے بیٹے کچھ تو بولو؟؟

www.novelsclubb.com

دادا۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی اور چہرا خوف سے سفید پڑ رہا تھا۔۔۔

وہ بس میں خواب میں ڈر گئی تھی۔۔۔

نورے؟؟

میں آپکے پاس سو جاؤں؟.

وہ بتانا چاہتی تھی مگر وہ ہمت نہیں کر سکی التمش کی باتیں اسکا ذہن ماؤف کر رہی تھیں۔۔۔

دادا کو بتاؤ گی تو؟؟

وہ تو صدمے سے ہی مر جائیں گے...

پھر کیا ہو گا تمہارا؟؟

وہ زیر مسلسل اسکے دماغ میں گھول رہا تھا۔۔

وہ مظبوط تھی باہمت تھی لیکن تھی تو بچی ہی جس نے ہمیشہ باپ کی بے اعتباری دیکھی تھی۔۔

جن بچوں کے والدین انھیں حوصلہ نہیں دیتے زمانے والے ان سے ایسے ہی پیش آتے ہیں۔۔۔

میں تمہارے پاس ہوں بیٹے سو جاؤ سکون سے۔۔۔

انھوں نے اسکو ماں اور باپ دونوں بن کر پالا تھا وہ اسکی شکل دیکھ کر بتا سکتے تھے کہ بات کچھ اور ہے۔۔۔

دادا۔۔

وہ سوچوں میں گم تھے جب اسکی آواز سنائی دی تھی۔۔

جی میری بیٹی۔۔۔

اسکی آنکھ سے آنسو گرا تھا۔۔

اگر انسان بیمار ہو تو وہ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے سر درد ہو تو گولی کھالیتا ہے کوئی زخم آجائے تو پٹی کر سکتا ہے۔۔۔

لیکن جب دل زخمی ہو تو انسان کیا کرے وہ کہاں جائے؟..

وہ باقاعدہ بے بسی سے روئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب دل زخمی ہو تو اسے اس کے مصور کے پاس لے جانا چاہیے وہ جانتا ہے اس میں کب کہاں کونسے رنگ کا مرہم لگانا ہے۔۔

وہ سر اٹھائے انھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

یعنی اللہ؟؟

ہاں یعنی اللہ۔۔۔

لیکن اللہ تعالیٰ تو سب جانتے ہیں نہ تو وہ انسان کی اتنی آزمائش کیوں کرتے ہیں؟؟

اللہ تعالیٰ اسی کو آزماتے ہیں جن سے وہ محبت کرتے ہیں جو آزمائے جاتے ہیں وہ نوازے بھی جاتے ہیں بس ہمیں ان آزمائشوں پر ثابت قدم رہنا ہوتا ہے۔۔۔

دادا کی باتیں اسکے دل پر ٹھنڈی پھوار کی طرح اثر انداز ہوئی تھیں۔۔اور کب وہ پر سکون ہو کر سو گئی اسے پتا بھی نہیں چلا۔۔

سکندر ولا میں عجیب سی رونک تھی آغا جان اور تھمینہ بیگم دونوں ہی ناشتے میں مگن تھے جب گاڑیوں کے رکنے کی آواز پر دونوں ہی کی نظریں کار پورچ پر رکی تھیں۔۔

حسن پورے دانت نکالے اپنے مخصوص انداز میں چابی گھمارہا تھا۔۔

اور میر حنان سکندر گاڑی کا دروازا کھولے مسکراکر ان دونوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

سولہ سال کا تھا جب وہ یہاں سے گیا تھا۔۔۔ گیارہ سال بعد وہ اپنے ملک واپس لوٹا تھا۔۔

ہیزل گرین آنکھیں ہلکی بڑھی ہوئی شیو چو کلٹی براؤن بال ماتھے پر بکھرے ہوئے سفید ڈریس شرٹ پر بلیک ڈریس پینٹ پہنے شرٹ سلیوز کو سلیکے سے فولڈ کیے وہ کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

اسلام وعلیکم بی جان۔۔۔

تھمینہ بیگم شدت جذبات کے ساتھ اسکے گلے لگیں تھیں کتنا عرصہ اپنے بیٹے کے بغیر گزارہ تھا
۔۔۔

اب تو آگیا ہوں ہمیشہ کے لئے اب تو یوں نہ روئیں انکے آنسو صاف کر رہا تھا وعدہ کرو اب نہیں جاؤ گے ؟؟

وعدہ میری پیاری بی جان نہیں جاؤں گا۔۔۔

بس ساری محبت ماں کے لیے آغا جان کے لیے کچھ نہیں۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے آغا جان۔۔۔

انکو پورے دل سے گلے لگایا تھا۔۔

اپنے بیٹے کے جانے کے بعد انکے پوتے انکی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے۔۔

میں بھی غلطی سے آپ لوگوں کی ہی اولاد ہوں۔۔۔

حسن سکندر کے نا ختم ہونے والے شکوہ نہیں ہم تمہیں کچرے سے اٹھا کر لائے تھے۔۔

بی جان۔۔۔

حنان چھوٹا بھائی ہے نہ تنگ کرو۔۔۔

اسکی آنکھ دروازے کی دستک دینے پر کھلی تھی۔۔

اسنے خود کو بہت حد تک نارمل کر لیا تھا۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ہرگز نہیں ڈرے گی اب اگر ایسی کوئی حرکت کی التمش نے تو وہ فورن دادا کو بتا دے گی۔۔

www.novelsclubb.com

نورے میڈم یہ کونسی دوستی ہوئی؟؟

میرا نکاح ہے اور تم کمرے میں بند ہو مطلب بندا کوئی دلہنوں والا پروٹوکول ہی دے دیتا ہے

۔۔۔

مریم سے اسکی بہت اچھی دوستی تھی مریم اچھی لڑکی تھی اسے ان ساری فضولیات میں کوئی دلچسپی نہیں تھی جو گھر کے باقی فرد کہتے تھے۔۔

اس کے لیے ماہِ نُور اسکی واحد بیسٹ گرینڈ تھی۔۔۔

مریم نازک سی لڑکی تھی صاف رنگت سیاہ آنکھیں اسٹیپس میں کٹے کندھوں تک کے بال جو ہم وقت ڈائے رہتے تھے۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے میں بس تمہارے پاس ہی آرہی تھی بس رہنے دو

مریم نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا اچھا نا بابا سوری

مریم کے گلے میں بانہیں ڈالے وہ سوری کہے رہی تھی اسے مریم پر ترس آیا تھا وہ التمش جیسا انسان ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔

اس نے مریم کے اچھے نصیب کی دعا کی تھی۔۔۔

اسے بھلا کر وہ نیچے آگئی تھی سب کے خفا ہونے کے باوجود مریم نے نور کے ساتھ مہندی لگوائی تھی۔۔

مہندی دونوں کے ہاتھوں پر خوب جچ رہی تھی۔۔

مریم نے برائیڈل جبکہ نور نے دونوں ہاتھوں پر بس باریک سی مہندی لگوائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مریم کو تیار کروا کر اب وہ خود تیار ہو رہی تھی مریم نے سفید اور پیچ رنگ کا کامدانی لہنگا پہنا تھا خوبصورتی سے کیا میک اپ اور جیولری اسے مزید حسین بنا رہی تھی اس پر دلہنوں والا روپ خوب جچ رہا تھا۔۔

جب کہ ماہِ نُور نے دل گولڈن رنگ کی پشواز پر ہم رنگ دوپٹا اور چوڑی دار پاجامے پر گولڈن پینسل ہیلز پہنی تھی

بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنا کر گردن پر چھوڑ دیا تھا

چہرے پر میکپ کے نام پر سرف نیوڈ لپسٹک اور آنکھوں میں باریک لائنز تھا۔۔

وہ حسین لگ رہی تھی بے حد حسین۔۔

سارے مہمان لان میں جما تھے آغا صاحب اور انکی فیملی بھی آ گئے تھے۔۔

انکے گھر کے سب مرد سفید شلوار قمیض اور واسکوٹ پہنے ہوئے تھے ڈریس کوڈ رکھا گیا تھا۔۔

لیکن میر حنان اور نورے حیدر دونوں نے ہی ڈریس کوڈ توڑا تھا حنان نے سفید کون شلوار قمیض پر شال کو گلے میں ڈالا ہوا تھا جس کا رنگ کیمل کلر کا تھا۔۔

سلیقہ سے جمے بال وہ بلاشبہ وجیہہ مرد تھا۔۔

اسکی نگاہیں بار بار صدر دروازہ پر جا رہی تھیں دل جس کو دیکھنے کو بے تاب تھا وہ پتا نہیں کیوں باہر نہیں آرہی تھی۔۔

اگر اتنے ہی بے تاب ہو رہے ہیں تو میں جا کر بلا لیتا ہوں جنگلی بلی کو..

تمیز سے۔۔

حسن اور سو آغا جان کا قہقہہ جاندار تھا ناتنگ کرو میرے بیٹے کو۔۔۔

حیدر صاحب نے داخلت کی تھی۔۔

ویسے میں تو کہتا ہوں لگے ہاتھوں انکا بھی نکاح پڑوا دیں موقع اور دستور دونوں ہی ہیں۔۔

میری خواہش تو خود یہی ہے۔۔

حنان کو حیدر صاحب پریشان لگے تھے۔۔

ویسے حسن میاں نے پہلی بار ٹھیک بات کی ہے۔۔

اس سے پہلے کے حیدر صاحب جواب میں کچھ کہتے دلہن کے آنے کا شور مچ چکا تھا۔۔

اور نظریں جس کی تلاش میں تھیں وہ ساتھ ہی باہر آئی تھی۔۔

اپنے بالوں سے الجھتی ہوئی مریم سے مسکراتی ہوئی کچھ کہے کر ہنستی ہوئی۔۔

اس پر نظر پڑھ کر پلٹنا بھول گئی تھی وہ سیدھا دل میں اتر رہی تھی اور میر حنان سکندر اسکی آنکھوں میں الجھ گیا تھا۔۔

نکاح کی رسم ختم ہوئی تو وہ سنمبھل سنمبھل کر انھی کی طرف آرہی تھی۔۔۔

خود پر مسلسل نظریں محسوس کر کے چہرا اٹھا کر دیکھا تو اپنی جگہ فریز ہوئی تھی میر حنان سکندر پوری شان سے اسکے سامنے کھڑا تھا اس نے وعدہ پورا کیا تھا وہ واپس آگیا تھا۔۔

لیکن کس کے لیے؟؟

کیا وہ واقعی ماہِ نُور حیدر کے لیے آیا تھا؟؟

کیا میر حنان سکندر اسکے لئے آسکتا تھا؟؟

یہ کوئی اور آزمائش تھی جو اسکے حصے میں آنی تھی؟؟

(ماہِ نُور)

قسط وار ناول

از قلم مناہل افضال

دوسری قسط۔

انتساب

یہ کہانی میری پہلی کہانی جس کا ہر لفظ اللہ تعالیٰ کے نام میں اس قابل نہیں تھی اگر اللہ تعالیٰ مجھ میں لکھنے کی صلاحیت نہ ڈالتے۔۔ یہ کہانی سجل سعید کے نام جنکے الفاظوں نے مجھے حوصلہ دیا جنھوں نے میری کہانی سنی میں انکی طحے دل سے مشکور ہوں۔ یہ قسط علیزہ کے نام جس نے مجھے اس وقت موٹیویشن دی جب میں بلکل سوچ چکی تھی کے مجھ سے نہیں لکھا جائے گا۔۔

www.novelsclubb.com

ایک شہر

دو خاندان

دو منزلیں

دس کردار۔

گیارہ سال پہلے:

"ماہ تم نہیں گئیں بی جان اور حسن کے ساتھ؟"

شہد رنگ بالوں کو پونی ٹیل میں قید کیے وہ مسلسل اپنی نوٹ بک پر جھکی ہوئی تھی۔

حنان کی آواز کو باقاعدہ نظر انداز کیا تھا۔

جس پر حنان کو تعجب ہوا تھا۔

کرسی کھینچ کر وہ بلکل اسکے سامنے بیٹھ چکا تھا۔

خود کو ہنوز لاپرواہ ظاہر کرتے ہوئے وہ اپنے کام میں مصروف رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جو دھوپ ماہِ نور کے چہرے پر پڑھ رہی تھی اس طرف اب حنان کی پشت تھی۔

یہ نہ محسوس انداز میں اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دھوپ سے بچانے کی کوشش تھی۔

بیٹھتے ساتھ ہی وہ اپنی دوست کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

وہ اس سے چھ سال چھوٹی تھی، مگر اسکا سینس آف ہیومر، اور اسکی باتیں اسے اپنی عمر کے بچوں سے منفرد بناتی تھیں۔

* **

"گرلز الرجک میر حنان سکندر کی اکلوتی بیسٹ فرینڈ، ماہِ نور حیدر سلطان سنہری آنکھوں والی ماہ"

www.novelsclubb.com

"اہم ہم کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟"

ٹیبل پر جھکتے ہوئے مخاطب کرنے کی ایک اور کوشش کی تھی۔۔

نہیں۔۔

ہنوز ٹیبل پر جھکے جھکے ایک لفظی جواب آیا تھا۔۔

جو کہ محترمہ کی ناراضگی کی واضع نشانی تھی۔۔

حنان زیر لب مسکرایا تھا۔

(سبز آنکھوں والا ہینڈسم ہنک)

ادھر دیکھو پھر۔۔

ایک گہری سانس بھرتے ہوئے ناچاہتے ہوئے بھی اس بار اس نے چہرا اٹھایا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور میر حنان سکندر ساکت ہوا تھا۔۔

آنسو ضبط کرنے کی جدوجہد میں سنہری آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔۔

(چند سیکنڈز کے لیے سبز آنکھیں سنہری آنکھوں سے ملی تھیں)۔۔

ماہِ نور؟

تم؟ تم رو رہی ہو؟؟؟

لہجے میں دنیا جہاں کی فکر تھی۔۔

گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھا پوچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں میں بھلا کیوں رونے لگی؟؟

چہرا پھیر کر جواب دیا تھا۔۔

(You cannot hide your feelings in front of me)!!...

اسکا چہرا واپس اپنے سامنے کرتے ہوئے واضح لفظوں میں جتایا گیا تھا۔۔

"ماہِ نور حیدر سلطان کو میر حنان سکندر سے زیادہ کوئی بھی نہیں جانتا"۔۔

اسکے جملے پر بے ساختہ سر اٹھا کر دیکھا تھا۔۔

آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔

(خود ماہِ نور حیدر بھی نہیں)

پونی ٹیل سے نکلتے ہوئے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے بہت آہستہ سے بات مکمل کی تھی۔۔۔

اور یہاں اسکا ظبط ٹوٹا تھا وہ باقاعدہ پھوٹ پھوٹ کے روئی تھی۔۔

دادا کے بعد حنان وہ واحد شخص تھا جس سے وہ واقع کچھ نہیں چھپا سکتی تھی۔۔۔

ہشش۔۔۔۔۔

یہ آنکھیں صرف مسکراتی ہوئی اچھی لگتی ہیں

ان میں آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں۔

(اور پھر میری دوست تو بہت بہادر ہے)

www.novelsclubb.com

اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بہت نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔

تمہیں بابا یاد آرہے ہیں؟

یہ کسی نے ڈانٹا ہے؟؟

ہنوز اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے مختلف سوال پوچھ رہا تھا۔۔۔

نہیں۔

ہچکیوں کے درمیان سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔

پھر کیا بات ہے؟؟۔

سنہری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پھر سوال کیا گیا تھا۔۔

دادا کی۔طرح۔۔آ۔۔آپ بھی مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

ہچکیوں کے باعث لفظ توڑ توڑ کر ادا ہوئے تھے۔۔

ماہِ نور کی بات پر حنان کو دکھ ہوا تھا۔۔

سبز آنکھوں نے ایک بار پھر سنہری آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔

ان آنکھوں میں بے یک وقت بہت کچھ تھا۔

ڈر، ناراضگی، شکوہ سب کچھ۔۔

(سبز آنکھیں جھک گئی تھیں وہ اس عمر میں بھی ان آنکھوں میں تکلیف دیکھنے کا تابع نہیں تھا)۔۔

www.novelsclubb.com

بابا جان ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے نور۔۔

گہری سانس بھر کے اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھانا شروع کیا تھا۔۔

اور میں بھی۔۔میں وعدہ کرتا ہوں میں جلد واپس آؤں گا۔

نہ ہی کوئی تمہاری جگہ لیگا،اور نہ ہی تمہارے علاوہ میری کوئی دوست بنے گی۔۔

I promise.

اسکے گال پر بہنے والے آنسو کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا۔۔

وہ یوں سمجھاتا ہوئے اپنی عمر سے کئی سال بڑا لگا تھا۔

وہ حسب ضرورت بولنے والا، ضرورت سے زیادہ سنجیدہ رہنے والا اسکے ساتھ ہمیشہ نرمی اور دوستانہ طریقہ سے پیش آتا تھا۔۔

وہ بلکل دادا جیسا لگتا تھا۔

(غلطی پر پیار سے سمجھاتا ہوا، رو دینے پر یونہی لاڈ سے بیٹھ کر چپ کرواتا ہوا)۔۔

کیا ہوا؟

اسے یوں گم سم دیکھ کر وہ الجھا تھا۔۔

نہیں کچھ نہیں۔۔

اسی پر سوچ انداز میں جواب دیا تھا۔۔

پھر کیا سوچ رہی ہو؟؟

آپ سچ میں واپس آجائیں گے نہ؟؟

کسی ڈر کے تحت اپنا سوال پھر دوھرایہ تھا۔۔

(I promise Mah-e-Noor Haider sultan, Meer Hannan Sikander will be back to you at any cost)

اسکا ہاتھ تھپکتے ہوئے یقین دلانے کی ایک اور کوشش کی تھی۔۔

اور۔۔۔جب تک میں واپس نہیں آجاتا تب تک حسن تمہارا خیال رکھے گا۔۔

اور تم۔۔مجھے ہر چیز کی اپڈیٹ دو گی، تم چاہے یہاں رہو یہ دادا کے پاس واپس چلی جاؤ میں ہمیشہ ساتھ رہوں گا تمہارے۔۔

اور جلد تمہارے پاس واپس آؤں گا۔۔

*** *

اسکی آنکھ کھل گئی تھی لیکن جسم پسینے میں بھیگ رہا تھا۔۔

اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔۔

ایک بار پھر وہ اپنے خواب کی وجہ سے بے دار ہوئی تھی۔۔

بیدار وہ بھلے ہی خواب کی وجہ سے ہوئی ہو پر حقیقت یہ تھی کہ وہ واپس آ گیا تھا،اس نے وعدہ پورا کیا تھا۔۔۔

لیکن۔۔۔۔

وہ اسے بہترین دوست سمجھتے ہوئے وعدہ کر کے گیا تھا۔۔

پر۔۔پر اسکے لوٹنے کی امید اور انتظار دوست سمجھ کر نہیں کیا تھا۔۔

بلکہ ؟..بلکہ محبت سمجھ کر کیا گیا تھا۔۔۔

آنسو بے ربط آنکھوں سے نکلے تھے۔۔

محبت ؟؟بہت سر گوشی نمہ آواز میں اس نے آپنا جملہ دوہرایا تھا۔۔۔

جس احساس کو وہ گیارہ سال سے سوری لگاؤ کا نام دے رہی تھی،اس احساس کا اعتراف اسے تکلیف دے رہا تھا۔۔

وہ بھی جب،جب اسے یہ یقین از بر تھا کہ اسے تو محبت کرنے کا حق ہی نہیں ہے۔۔

(کسی نے ٹھیک کہا تھا اعتراف کا لمحہ عذاب ہوتا ہے)

اس نے بھی اس رات یہ عذاب بھگتا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

** ** **

حنان؟؟

بچے تم جاگ رہے ہو؟؟

تھمینہ بیگم نے دستک دیتے ہوئے اس کے جاگنے کا سوال کیا تھا۔۔۔

جی بی جان۔۔۔

حنان نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے انکے لیے جگہ بنائی تھی۔۔۔

اپنے کیوں زحمت کی بی جان؟؟

آپ مجھے بلا لیتیں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکے چہرے کو محبت سے دیکھتے ہوئے اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھیں۔۔

اپنے بچوں کے پاس آنے میں کیسی زحمت؟؟

آپ سوئی کیوں نہیں ابھی تک؟؟

آپکی طبعیت ٹھیک ہے؟؟

فکر مندی سے اب وہ ماں سے سوال کر رہا تھا۔۔

تھمینہ بیگم کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔

برخردار یہ سوال تو مجھے آپ سے کرنا چاہیے کہ آپ کیوں ابھی تک جاگ رہے ہیں؟؟

حنان کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

یہ چیٹنگ ہے بی جان۔۔

آپ مجھے ڈبل کراس نہیں کر سکتیں، بڑا ہو گیا ہوں اب تو میں۔۔

میاں تمہاری ماں میں۔۔ میرے لئے تم آج بھی میرے وہی چھوٹے سے حنان ہو۔۔

بتاؤ سوئے کیوں نہیں ابھی تک؟؟

بس یونہی نیند نہیں آ رہی تھی۔۔

آپ بتائیں سب خیریت ہے؟؟

ہاں سب خیریت ہے.. میں بس تم سے کچھ بات کرنا چاہتی تھی۔۔

تہمینہ بیگم ہاتھوں کو باہم ملاتے ہوئے کچھ ہچکچاتے ہوئے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تھا..

www.novelsclubb.com

ایسی کیا بات ہے بی جان جو آپ یوں ہچکچا رہی ہیں؟؟..

حنان کو حیرت ہوئی تھی..

ہمم۔۔ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے انھوں نے بات کا آغاز کیا تھا۔۔

بیٹے تم جانتے ہو نہ کے میں اور تمہارے آغا جان نے تمہارے لئے ماہِ نور کا انتخاب کیا ہے؟؟

تھوڑا آگے جھک کر اس نے تہمینہ بیگم کے ہاتھ تھامے تھے..

جی جانتا ہوں..

کیا تم نے اپنی رضامندی سے ہاں کی ہے؟؟

گہری سانس لی تھی۔۔۔

جی بی جان میں نے اپنی رضامندی سے ہاں کی ہے..

لیکن...

لیکن کیا حنان؟؟

ریلیکس بی جان..

اسے بی جان کی پریشانی نے حیران کیا تھا...

www.novelsclubb.com

کیا اس رشتے سے پہلے آپ سب نے ماہِ نور سے اسکی رضامندی پوچھیں تھی؟؟

مطلب؟؟

تھمینہ بیگم نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا..

مطلب یہ کہ جس طرح آپ میری رضامندی پوچھنے آئی ہیں، کیا ویسے ہی کیا ماہِ نور سے بھی پوچھا تھا؟؟

مجھے نہیں لگتا کہ ماہِ نور کو کوئی اعتراض ہو گا..

بیٹے وہ یہاں پلی بڑھی ہے تم سے بھی اسکی اچھی دوستی ہے؟؟

الجھتے ہوئے جو جواب بن پایا تھا وہ انھوں نے دے دیا تھا...

حنان زیر لب مسکرایا تھا...

بی جان ایک لڑکی ساری زندگی روایتوں اصولوں اور عزتوں کو نبھاتے ہوئے کبھی بھائی کبھی باپ کی مرضی اور خوشی کی خاطر اپنی پسندیدہ چیزوں سے دستبرداری دیتی ہے..
لیکن ہمسفر کا انتخاب کرتے ہوئے تو اسے یہ حق ہونا چاہیے نہ کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے مرد کا انتخاب کر سکے جسے وہ پسند کرتی ہے..

کسی سے دوستی ہونے کا یہ کسی جگہ پلنے بڑھنے کا مقصد یہ تو نہیں نہ کہ آپ اس شخص کو ہمسفر کے طور پر قبول بھی کر لے؟؟

ایک عورت اپنا بچپن جس گھر میں گزارتی ہے اس گھر میں گزارتی ہے اس گھر کو صرف اس لیے چھوڑتی ہے تاکہ کسی اور مرد کے گھر کو آباد کر سکے، اسکی نسل کو پروان چڑھا سکے..

(اور اگر ان سب قربانیوں کے بدلے اسے من پسند شخص بھی نہ ملے تو یہ زیادتی نہیں)؟؟

ماں باپ کا خود انتخاب کرنا غلط نہیں لیکن رضامندی لینے سے بیٹیوں کے مان بڑھ جاتے ہیں۔

کہ ان کی زندگی کا فیصلہ اندازوں کی بناپر نہیں کیا گیا..

تہمینہ بیگم کی آنکھیں فخر سے نم ہوئی تھیں اللہ نے انھیں بہترین اولاد سے نوازہ تھا وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتیں کم تھا..

مجھے تم پر فخر ہے حنان اللہ پاک تمہیں تمام جہانوں کی خوشیاں نصیب کرے..

میں خود ماہِ نور سے اسکی رضامندی لوں گی ٹھیک ہے؟؟..

اور اس نے ہاں کی تو یقین رکھیں میں اس رشتے کو پوری سچائی سے نبھاؤں گا..

www.novelsclubb.com

تھمینہ بیگم کے ہاتھ چومتے ہوئے تسلی دی تھی...

** ** ** **

یاد ماضی عذاب ہے یارب

چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

محبت رفاقت سب جھوٹ

وے سجنا چھڈ یے یار نوں کلا

ماہِ نور؟؟

دروازے پر دستک دے کر حیدر صاحب کمرے میں داخل ہوئے تھے..

www.novelsclubb.com

جی دادا؟؟

بے مقصد چیزوں کو سمیٹتے ہوئے اسکا ہاتھ رکا تھا...

کیا ہوا تم مریم کے ساتھ نہیں گئیں؟؟

وہ بس جا رہی تھی..

چہرا ہنوز دوسری طرف تھا..

ماہِ نور ادھر دیکھو میری طرف..

www.novelsclubb.com

بستر پر بیٹھتے ہوئے انھوں نے اسے مڑنے کا کہا تھا..

جی؟؟

بچے تم ساری رات روتی رہی ہو؟؟

فکر مندی سے ایک اور سوال کیا تھا..

نہ۔نہیں دادا میں کیوں رونے لگی؟؟

ناب اٹکتے ہوئے آیا تھا..

اچھا ادھر میرے پاس آکر بیٹھو..

وہ صوفے پر سے اٹھ کر خاموشی سے آکر ان کے پاس بیٹھ گئی تھی..

اب مجھے سچ سچ بتاؤ کیا بات ہوئی ہے؟؟

کیا تمہیں دوبارہ انسومنیہ کا مسئلہ ہو رہا ہے؟؟

تم چاہو تو ہم ڈاکٹر ابراہیم کو پھر سے وزٹ کر سکتے ہیں..

انکے لہجے میں فکر تھی خلوص تھا..

یہ وہ واحد انسان تھے جنہوں نے اسکے کتنے رشتے سمیٹے ہوئے تھے..

ہلکا سا سر اٹھا کر وہ پھیکا سا مسکرائی تھی..

اور ساری باتیں اس نے پھر سے خود تک محدود کر لی تھیں..

(ہمیں لگتا ہے ہم سب کچھ خود ہینڈل کر سکتے ہیں ہمیں کسی سے کچھ شیئر کرنے کی ضرورت نہیں ہے)..

لیکن ہم غلط ہوتے ہیں ہمیں خود کو ون مین آرمی سمجھ کر اپنے ساتھ زیادتی نہیں کرنی چاہیئے..

انسان جو یہ سوچتے ہیں کہ اپنی کوئی تکلیف بتا کر وہ کمزور پڑ جائے گا تو یہ غلط ہے انسان کو ہر دور میں سکی دوسرے انسان کی ضرورت ہوتی ہے..(مخلص انسان کی)

آپ نے میری عادتیں بگاڑ دی ہیں دادا..

اسکی آواز بھرائی تھی..

تم میری پیاری بیٹی جو ہو..

اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے سر چوما تھا...

لیکن اسے ساتھ لگاتے یہ وہ پریشان ہوئے تھے..

www.novelsclubb.com

نورے تمہیں اتنا تیز بخار کو ریا ہے..

وہ اچانک سے ان سے الگ ہوئی تھی جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو..

موسم کی وجہ سے ہے دادا اور نہ اور کچھ نہیں..

آپ زیادہ پریشان نہ ہوں..

دیکھیں آپ نے مجھے باتوں میں لگا دیا مجھے مریم کے ساتھ پارلر جانا تھا وہ ناراض ہو گی۔

کتنے سارے کام ہیں اور شام میں بارات بھی ہے..

خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے وہ خود سے باتیں کرتی ہوئی چیزیں سمیٹ رہی تھی...

لیکن عجیب بات تھی آج بار بار اسے رونا پتا نہیں کیوں آرہا تھا، دل عجیب پریشان ہو رہا تھا جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہو۔

ماہِ نور۔

وہ آنسو پینے کی جستجو میں تھی جب حیدر صاحب نے ایک بار پھر اسے پکارا تھا۔

چاہے کچھ بھی ہو جائے تمہارا دادا ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے، چاہے ساری دنیا بھی میری بیٹی کے خلاف کھڑی ہو جائے حیدر سلطان تب بھی ماہ نور حیدر سلطان کے ساتھ کھڑا ہو گا۔

یہ الفاظ نہیں تھے مرہم تھا جو بغیر زخم دیکھے رکھ دیا گیا تھا.

وہ باقاعدہ کسی چھوٹے بچے کی طرح ان سے لپٹ گئی تھی۔

میں انتظار کروں گا جب میری بیٹی مجھے سب بتائے گی۔

اسکا سر چومتے ہوئے اپنی بات اس تک پہنچائی تھی۔

اور اسی لمحے ماہِ نور حیدر نے خود سے عہد کیا تھا کے وہ آج رات سب کچھ دادا کو بتا دے گی۔

لیکن قسمت دور کھڑی اداسی سے مسکرائی تھی کیوں کے شاید ماہِ نور کی زندگی میں وہ رات آ ہی نہ سکے جس میں وہ اپنی ساری باتیں دادا کو بتا سکے گی۔

** ** **

Is there anything you would like to tell me Hassan?...

جان سکندر جو کہ کسی طرح خاموشی سے نہیں بیٹھتا تھا وہ یوں گم سم بیٹھا ہوا حنان کو عجیب لگا تھا..

حسن۔۔۔

اسکا کندھا ہلاتے ہوئے اسے پھر سے مخاطب کیا تھا، وہ جو مسلسل اپنی سوچوں میں گم تھا چونکا تھا..

www.novelsclubb.com

ہا۔ہاں؟

سوالیہ نظروں سے اپنے بڑے بھائی کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ حیران ہوا تھا۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔

سب ٹھیک ہے؟

سوال ایک بار پھر دوہرایا تھا۔

ہاں سب ٹھیک ہے کیوں کچھ ہوا ہے؟

اولو گرین کلر کی بیگی شرٹ پر کریم کلر کی شارٹس پہنے بالوں کو ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھیرے اپنے چھوٹے بھائی کو بغور دیکھا تھا۔

یہ تو تم مجھے بتاؤ گے نہ میر حسن سکندر۔

صوفے پر بیٹھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو مزید کریدنے کی کوشش کی تھی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

پھر کیسی بات ہے؟

حنان کا بھرپور موڈ تھا اپنے چھوٹے بھائی کو تنگ کرنے کا۔

www.novelsclubb.com

میں بس التمش کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

کیوں اسکے بارے میں کیوں سوچ رہے ہو؟

کہیں تمہارا ابھی اسکی طرح شادی کرنے کا تو دل نہیں کر رہا؟؟

استغفرُللہ۔

حسن نے جگر جھری لیتے ہوئے استغفار بھیجی تھی۔

اور یہاں حنان کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

"مجھے بس التمش پر عجیب سا شک ہے"۔

حنان ہنستے ہوئے ایک دم رکا تھا۔ لیکن پھر دوبارہ اسی طرح ہنستا چلا گیا تھا۔

کیوں التمش نے چرس بیچنے کا کام شروع کر دیا ہے؟؟

حد ہے حسن ایک تو جب سے لاء کی پریکٹس شروع کی ہے تم عجیب شکی مزاج آدمی بن گئے ہو۔

حنان نے اسکی بات مزاک میں اڑائی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میرا شک غلط نہیں ہے بھائی۔

حسن کے لہجے میں کچھ تھا جو حنان جو کھٹکا تھا۔۔

وہ ایک دن سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔

مطلب؟؟

مطلب یہ کہ اسکی حرکتیں مشکوک سی ہیں، جیسے وہ کسی موقع کی تلاش میں ہو اور اسے وہ موقع نہ مل رہا ہو۔۔

www.novelsclubb.com

حسن۔۔۔

بہت ضبط کے ساتھ حنان نے اسے پکارا تھا۔۔

حسن کی ٹکڑوں میں حنان کا ضبط آزما رہی تھیں۔۔۔

تم صاف صاف پوری بات کیوں نہیں بتا دیتے؟؟

بہت نپے تلے انداز میں اس نے مہندی والے دن کا واقع اسے بتایا تھا اور جو کچھ اس نے پہلے نوٹس کیا تھا وہ بھی۔۔۔

حنان کے ہاتھوں کی رگیں تنی تھیں۔

پتا نہیں کیوں لیکن اسکا خون کھولا تھا۔۔

تو یہ ساری باتیں تم نے۔جگے پہلے کیوں نہیں بتائیں؟؟

غصے جیسا لفظ حنان کی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے کم تھا۔۔۔

میں آپکو کیا بتاتا اور آپ کیا کرتے؟؟

ہمیشہ سیریس بات کے دوران بے تکی بات کی تھی۔۔

ابھی بتا کر کیا کیا ہے؟؟

حنان کو تپ چڑھی تھی۔۔

میں نے نہیں بتایا آپ نے پوچھا ہے..

کندھے اچکا کر لاپرواہی سے اسے چھیڑا تھا۔۔۔

تم۔۔۔۔

اس سے پہلے حنان اسے کسی اچھے الفاظ سے نوازتا اسکا فون بج اٹھا تھا جسے وہ سننے کے لئے اٹھ گیا تھا۔۔

اور حسن اپنے دماغ میں التمش نامی بلا سے نمٹنے کے لیے تانے بانے بن رہا تھا۔۔

** ** ** **

حنان بیٹے تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے ہمیں دیر ہو رہی ہے۔

تھمینہ بیگم اپنے دیہان میں بولتی جا رہی تھیں جب حنان پر نگاہ ٹھر گئی تھی۔۔

کالی شلوار قمیض پر کریم کلر کی شال کندھوں پر ڈالے ہاتھ میں گھڑی اور آستینوں کو کہانی تک فولڈ کیے ساتھ پشاوری چپل پاؤں میں ڈالے وہ کسی سلطنت کا حسین شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

سبز آنکھوں میں آج عجیب سی چمک تھی۔۔۔

تھمینہ بیگم نے دل ہی دل میں کئی بار نظر اتاری تھی، گو کہ کہیں انکی آپکی ہی نظر نہ لگ جائے۔۔

لیجیے میں تیار ہوں۔۔

بالوں کو سلیقہ سے جماتے ہوئے وہ تھمینہ بیگم کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔

اللہ پاک تمہیں ہر بری نظر سے بچائیں۔۔

کیا ساری تعریفیں اور دعائیں اپنے بڑے بیٹے کو دے دیں گی؟؟

تھمینہ بیگم کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے ہمیشہ کی طرح شکوہ کیا تھا۔۔

تھمینہ بیگم نے ہنستے ہوئے اسکے گال پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

حسن نے بھی اپنے بھائی کے ہم رنگ کالی شلوار قمیض پہن رکھی تھی بس فرق یہ تھا کہ اس نے شال کی جگہ کالی ویس کوٹ پہنی تھی۔

چھوٹے کٹے بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر پڑے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

حنان کو اپنے چھوٹے بھائی پر پیار آیا تھا(لیکن اس بات کا اعتراف قیامت تک نہیں کرے گا)

میری دعا ہے تم دونوں ہمیشہ خوش رہو۔۔

** ** ** **

تقریباً سب ہی مہمان پہنچ چکے تھے اور چونکہ یہ التمش کی خواہش تھی کہ ساری تقریبات گھر میں ہونگی تو بارات کا فنکشن بھی سلطان ولا کے لان میں کیا گیا تھا۔۔

سلطان ولا کا لان واقع کسی شاندار محل کی طرح سجا ہوا تھا پورے لان میں تازہ گلاب اور موتیے سے سجاوٹ کی گئی تھی پورا لان ریڈ اور وائٹ تھیم سے سجا ہوا تھا۔۔۔

"ماہِ نور بیٹے مریم کو کتنی دیر ہے آنے میں؟؟"

یہ آواز امبرین چچی کی تھی جو باقی لوگوں کی بنسبت ٹھنڈے مزاج اور محبت کرنے والی خاتون تھیں۔۔۔

ماہِ نور جو اپنا سامان لیے کمرے میں جا رہی تھی چچی کی آواز پر مڑی تھی۔۔

چچی بس آدھے ایک گھنٹے میں وہ یہاں موجود ہو گی۔۔

مسکراتے ہوئے ان کی بات کا جواب دیا تھا۔۔

ٹھیک ہے بچے۔۔۔

ماشاءاللہ آج تو میری دوسری بیٹی بھی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔

اسکے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے ہمیشہ کی طرح محبت سے تعریف کی تھی۔۔

تھینک یو چچی، آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔

ماہِ نور نے جواباً اسی محبت سے انکی تعریف کی تھی۔۔

خیال رکھنا امبرین جس کو بیٹی کی جگہ رے رہی ہو وہ کہیں بیٹی کی خوشیاں ہی نہ کھا جائے۔۔

رافیہ بیگم کی آواز میں کچھ ایسا تھا جس نے ایک لمحے کے لیے امبرین بیگم کو ہلاک تھا۔۔

اللہ نہ کرے بھابھی کیسی باتیں کر رہی ہیں۔

میں تو بس تمھیں آگاہ کر رہی ہوں کہ جسے تم مسیحہ بن کر دودھ پلا رہی ہو وہ ایسا نہ ہو کہ وقت آنے پر آستین کا سانپ بن کر تمھیں ڈس لے۔۔

چلو تم دیکھو زرا میں باہر کے انتظامات دیکھ لوں بہت کام ہیں۔۔

رافیہ بیگم اپنا زہر اگل کر جا چکی تھیں لیکن پیچھے کھڑے دو نفوس خاموش رہے گئے تھے۔۔

رافیہ بیگم کے الفاظ واقعی کسی تیر کی طرح لگے تھے لیکن خیر۔۔

وہ ماہِ نور ہی کیا جو کسی پر کچھ ظاہر ہونے دے۔۔

**   **   **   **

اللہ رحم یہ سورج آج کہاں سے نکلا ہے ؟؟

(اسے لڑکیوں کے لباس میں یوں تیار دیکھ کر حسن کو جھٹکا لگا تھا)۔۔۔

وہ جو اپنے دیہان میں گول سیٹ کر رہی تھی حسن کی آواز پر بدک کر پیچھے ہٹی تھی۔۔

حد ہے حسن بھائی ڈرا دیا آپنے مجھے۔۔۔

ہیں ؟؟ خیریت تو ہے یہ انقلاب کب سے آیا کہ جنگلی بلی بھی ڈرنے لگی ہے ؟؟..

حسن نے دانت نکالتے ہوئے اسے مزید رہانے کی کوشش کی تھی۔۔

وہ کیا ہے نہ

جب اتنا بڑا اور خوفناک جن میرے سامنے کھڑا ہو گا، تو مجھ پیاری معصوم اور بیچاری لڑکی کو تو ڈرنا ہی ہے۔

ہاتھ جھلا جھلا کر اس نے خوب اپنے معصوم ہونے کا اعلان کیا تھا۔۔

(سب سدھر سکتے ہیں لیکن ماہِ نور حیدر نہیں)

یہ جو تم اتنا بڑا خوفناک جن مجھے کہہ رہی ہو نہ بتاؤں گا آغا جان کو کہ انکی معصوم بیٹی کیسے مجھے جن بول رہی ہے۔۔

(ہو گیا جنگ عظیم کا آغاز)

دور کھڑے باقی فرد بڑی خوشی سے انکے جھگڑے کا ملاحظہ کر رہے تھے جس میں حنان صاحب پیش پیش تھے۔۔

(اسکو یوں لڑتے دیکھ احساس ہوا تھا کہ وہ بلکل نہیں بدلی تھی وہ دونوں آج بھی جانی دشمن تھے انکی دوسرے کے)

میں ابھی آغا جان سے آپکی شکایت لگاتی ہوں۔۔

کیا زمانہ آگیا ہے بھئی ایک تو چوری اپر سے زینہ زوری۔۔

اپنا فروک سنبھالتی ہوئے سکندر صاحب کے سامنے آئی تھی۔۔

ارے لڑکی سنووووو۔

آغا اور حیدر صاحب جو انھی کے آنے کے منتظر وہ اپنی اپنی شکایتیں لیکر حاضر تھے۔۔

www.novelsclubb.com

حنان بھر حال مکمل اگنور ینس ٹریٹمنٹ پر تھا۔۔

اس بیچارے کے اپنے دکھ تھے۔

ماہِ نور نے غلطی سے بھی اسکی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔

"آغا جان آپ سمنبھالیں اپنے پوتے کو۔"

انکے سامنے پہنچ کر وہ پھٹ پڑی تھی۔۔

ارے ارے کس نے تنگ کیا میری پیاری سی بیٹی کو؟؟

بس ایک یہ مرد اور انکی لاڈلی پوتی۔۔

سکندر صاحب نے پچکارتے ہوئے سوال کیا تھا۔۔

"یہ ہیں نہ آپکے پوتے نے۔۔"

ہیں کون سے؟؟

بڑے یہ چھوٹے نے؟۔

(آغا سکندر بھی بھئی)

اسکی کینچی جیسی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارے ارے آغا جان کوئی پیاری پیاری بیٹی نہیں ہے یہ گز بھر لمبی زبان ہے اسکی، مجھے یعنی حسن سکندر کو خوفناک جن بول رہی تھی۔۔

بر وقت تینوں مردوں کے قہقہے بلند ہوئے تھے۔۔

"جھوٹ جھوٹ بلکل سفید جھوٹ بول رہے ہیں"۔۔

اپنا ازلی انداز اپناتے ہوئے وہ اب لڑاکا عورتوں کی طرح لڑ رہی تھی۔۔

پہلے انھوں نے مجھے جنگلی بلی تھا اور آپ۔آپ دونوں ہنس رہے ہیں..

بابا؟؟آغا جان آپ بھی؟؟

وہ افسردہ ہوئی تھی۔۔

ہمم ہمم نہیں ہم تو بس وہاں پھندہ لگ گیا تھا۔۔

(اپنی اپنی صفائی دینے کی کوشش کی تھی)۔۔

ٹھیک ہے آپ دونوں رہیں اپنے اس خوفناک جن جیسے پوتے کے ساتھ۔

میں آپ دونوں سے ناراض ہوں۔

اور ہاں اگلے کئی دن تک میں آپ دونوں سے بات نہیں کرنے والی۔(ایموشنل بلیک میلر کہیں کی)

گئی بھینس پانی میں۔۔۔

"آغا جان بہت بڑی ڈرامے باز ہے آپکی ہوتی"۔

چپ کرو میاں۔۔

سکندر صاحب کا تھپڑ رسید ہوا تھا حسن کے کندھے پر۔۔

آغا جان یار۔۔

(میں واقع سوتیلا ہوں)۔

"معصوم سا حسن اور بیچارے کے دکھ "(استغفرُللہ)

ناراض ہو گئی میری بیٹی تمہاری وجہ سے۔۔

انکا بس چلے تو قربان ہی ہو جائیں بیٹی پر۔۔

ڈرامے باز ہے آپکی بیٹی لڑاکا عورت کہیں کی۔

(وہ بیچارا تپ یہ تو گیا تھا)

حسن۔

حنان نے حسن کو ٹوکا تھا۔۔۔

بھائی پلیز آپ نہیں۔ابھی آپکو اگنورینس ٹریٹمنٹ پر رکھا ہوا ہے۔۔

"کیوں بولتے ہو تم اتنا فضول؟؟"

حنان کا دل کیا تھا سر پھاڑ دے اسکا۔۔۔

جنگلی بلی کی صحبت کا اثر ہے۔۔

کندھے اچکتے ہوئے کھٹاک سے جواب آیا تھا۔۔۔

جاؤ حنان جا کر دیکھو اسے خامخا میری بیٹی کا موڈ اوف ہو گیا۔۔

سکندر صاحب کا حکم صادر ہوا تھا۔۔

حیدر صاحب نے بمشکل قہقہہ روکا تھا۔۔

رہنے دو سکندر ایسا بھی کچھ نہیں ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں بابا آپ جانیں دیں بھائی کو ظاہر سی بات ہے ایک لاڈلی وہ لڑاکا عورت ہے اور ایک بھائی ہیں۔۔

مجھے تو گود لیا تھا ان لوگوں نے"۔۔

جو بات ہے۔۔۔

حنان بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا۔۔(سائیکو پیتھ بلینزر نہ ہو تو)

اسے مزید تپاتے ہوئے وہ اپنی جان عزیز کو منانے گیا تھا۔۔

** ** ** **

وہ جسے نظریں تلاش کرتی ہوئی بھٹک رہی تھیں، وہ محترمہ سامنے کھڑی کسی بچے سے لاڈ کر رہی تھیں، اور وہ چھٹانک بھر کا بچہ بھی بڑے مزے سے اسکی گود میں کھلکھلا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بے شرم کہیں کا۔۔(عمر دیکھو اور حرکتیں دیکھو)

چنری کی کالی پاؤں کو چھوتی انگرھا فراک پر چوڑی دار پاجامہ ساتھ پینسل ہیلز پہنی ہوئی تھی۔

سرخ چنری کا ڈیٹا سلیقے سے کندھے پر جما تھا۔

کانچ سی سنہری آنکھوں میں کاجل کے ساتھ لال سرخ رنگ لپسٹک ہونٹوں پر سنی تھی۔

شہد رنگ بال ہلکے کرل کیے ہوئے کمر پر کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔

(دل کیا تھا وہ اسے ہر کسی کی نظر سے چھپا لے تا کہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑھ سکے

اسکے لیے دل یوں ہی شدت پسند ہوتا تھا۔

دل کی خواہش بھی عجیب ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اسے بے ساختہ اپنے دل کی دھڑکن بڑھی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔

وہ جس کو ناراضگی کی وجہ سے منانے بھیجا گیا تھا،وہ محترمہ بچے کے ساتھ خوشی سے چہک رہی تھیں۔۔

(حسن سہی کہتا تھا،ڈرامے باز کہیں کی)

وہ سر جھٹک کر مڑتا کہ نظر اس پر دوبارہ پڑی تھی اس بچے نے کھیل کھیل میں اسکا جھمکا بالوں میں پھنسا دیا تھا جو الگ نہیں ہو رہا تھا۔

"حنان میاں تمہارا ابھی کوئی حال نہیں لگا دی اسکو نظر کس نے کہا تھا یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھنے کو"؟؟

لاشعور میں اس نے اپنے آپ کو ڈپٹا تھا۔۔

آب چلو عاشق صاحب اسے اس تکلیف سے آزاد کرواؤ۔۔

"یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجے،ایک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے"۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گھری سانس بھرتے ہوئے اسکی طرف بڑھا تھا۔۔

ماہِ نور صاحبہ جو بچے کو واپس دیکر مڑتی اپنے ساتھ کھڑے حنان کو دیکھ کر ساکت ہوئی تھی۔۔

وہ اتنا قریب کھڑا تھا کہ اگر وہ زرا بھی ہلتی تو اسکا سر حنان کے سینے سے ٹکراتا۔۔

عجیب مشکل تھی، ایک اسکے کلون کی خوشبو اوپر سے وہ محترم پہاڑ کی طرح سر پر کھڑے تھے۔۔

پینسل ہیلز پہننے کے باوجود بھی وہ اسکی کندھے تک آرہی تھی۔۔(آفت کی پر کالا)

www.novelsclubb.com

"May I"??

اسکی سوچوں کا ارتکاز حنان کی گھمبیر آواز نے توڑا تھا۔

وہ کھڑا اس سے اجازت لے رہا تھا۔۔

”میں الگ کر دیا ہوں"

ایک بار اجازت لینے کے بعد اسکا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے ہوئے اسکے جھمکے پر رکھا تھا۔

سنہری آنکھیں سبز آنکھوں سے ملی تھیں۔(اور ٹھر گئی تھیں)

"ماہِ نور کو احساس ہوا تھا کہ اسکے ہاتھ کے لمس میں آج بھی وہی نرمی تھی جو گیارہ سال پہلے تھی"۔

(آہ یہ گیارہ سال)۔

اسے اتنے قریب کھڑا دیکھ ماہِ نور کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا تھا۔وہ باقاعدہ سانس روکے کھڑی تھی۔۔

وہ اتنا وجیہہ تھا کہ بے ساختہ دل نے بیٹ مس کی تھی۔۔ہلکی بڑھی شیو سلیقے سے جمے بال اب قدرے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

(وہ کیوں دل کو اتنا بھاتا تھا؟ کیوں اسکے سامنے سب دھندلا پڑتا تھا)۔

بہت آہستہ سے اسکے جھمکے سے الجھے بال الگ کیے تھے۔

"لیکن میر حنان سکندر کا دل اسکی زلفوں میں الجھ گیا تھا۔اسکی زلفیں تو جھمکے سے آزاد ہو گئی تھیں لیکن میر حنان کو احساس ہوا تھا کہ وہ ان زلفوں کے حصار سے اب کبھی آزاد نہیں ہو سکے گا"

نظریں جھکائے ایک بار پھر دل کو ڈپٹا تھا۔۔

لو ہو گیا الگ۔

اسی نرمی سے اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے آگاہ کیا تھا۔۔

Thankyou.

مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

“Always at your disposal Madam”۔

سنہری آنکھوں نے ایک بار پھر سبز آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔

ان میں جذبات کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر آباد تھا۔

یوں جیسے چاروں اوور کوث قضا پھیلادی گئی ہو۔

دور کھڑے شخص کو یہ منظر زہر لگا تھا۔۔

"ویسے اتنی حسین زلفوں کو یوں سر عام کھلا نہیں چھوڑنا چاہیے، بندہ بشر بھٹک بھی سکتا ہے"۔۔

ہلکا سا کان کے پاس جھکتے ہوئے شدت جذبات سے کہا تھا۔

(کہاں سے آیا تھا اس میں ایک دم اتنا ٹھرک؟؟)

اور یہاں ماہِ نور صاحبہ کا پارہ چڑھا تھا۔۔

ٹیڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے اسے پیچھے کیا تھا۔۔

تو بندہ بشر کو چاہیے کہ خود کو قابو میں رکھے۔

"ورنہ بندہ بشر کی ٹھیک ٹھاک ستھری بھی ہو سکتی ہے"۔

اسی کے انداز میں کان کے پاس جھکتے ہوئے بہت معصومیت لیکن پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا تھا۔

حنان نے جاندار قہقہہ لگایا تھا۔۔

"اور ماہِ نور حیدر سلطان کو یہ منظر حسین ترین لگا تھا مکمل اور مبہوت کرتا"۔

ملکہ کا شوق سلامت رہے، بندہ بشر کے جذبات یوں بھی اور بہت۔

"کیا زندگی ہمیشہ کے لیے یونہی نہیں ہو سکتی تھی؟ پر سکون؟ اسکے ساتھ تپتی دھوپ میں صحرا جیسی؟"

ماہِ نور بی بی۔

(لو ماہِ نور بی بی کر لو ہمیشہ کے لیے ایسی زندگی)

آپ آکر بتا دیں کے کون سے گلاس نکلیں گے مہمانوں کے لیے۔

ماہِ نور کو زہر سے زیادہ بری لگی تھی قریمن بی۔۔

"جی ضرور چلیے میں فرد واحد ہوں نہ جس نے سب بتانا ہے"۔

وہ پیر پٹختی ہوئی قریمن بوا کے پیچھے چلی گئی تھی۔۔

چلو حنان میاں دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آپ نے واقع اپنی ستھری کر والی ہو تو ہم بھی چلتے ہیں۔۔

اوہو کیا ہوا بھائی لگتا ہے آپکی سہی والی ہو گئی ہے۔

کیا اس نے آپکو اپنی زبان کے جوہر دکھا دیے؟؟

(سہی اونٹ پہاڑ کے نیچے آیا تھا)

حسن نے اسکی حالت فائدہ اٹھایا تھا۔۔

"امم وہ کیا ہے نہ کہ میرا تو پتا نہیں لیکن، چاہو تو میں تمہاری سہی والی ستھری کر سکتا ہوں"۔۔

پہلا جملا تمیز اور دوسرا دانت پیس کر کہا تھا۔۔

کہو تو کر کے دکھاؤں؟؟

پھاڑ کھانے والی نظروں سے گھورا تھا اپنے چھوٹے بھائی کو۔

توبہ ہے یک نہ شد دو شد۔

وہ کم تھی جو آپ بھی شروع ہو گئے۔۔

جھر جھری لیتے ہوئے زچ ہوا تھا حسن۔۔

سدھر جاؤ تم۔۔

اسکے بال بگاڑے تھے۔۔۔۔

"خیر اس زندگی میں تو میرا ارادہ نہیں ہے"۔

** ** ** **

جی فرمایئے بوا کونسا کام رہ گیا تھا میرے لیے، جس کے لئے اپنے مجھے زحمت دی ہے؟؟

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ بوا سے سہی میں دو دو ہاتھ کر کے۔۔

وہ ماہِ نور بی بی یہ گلاس اپر رکھے ہیں نہ یہ اتارنے تھے کیبنٹ میں سے۔۔

ہیں؟؟

ماہِ نور کو انکی ذہنی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔

تو؟؟اس میں، میں آپکی کیا مدد کر سکتی ہوں؟؟

بہت ضبط سے سوال کیا تھا۔۔

وہ کیا ہے نہ جی، کے ایک تو میرا قد چھوٹا ہے اپر سے مجھے اونچائی سے ڈر لگتا ہے۔ کسی اور کو کہتی تو ڈانٹ پڑتی۔۔

تو اپنے سوچا کہ واحد ماہ نور ہے جس کو زحمت دینا مناسب ہے۔۔

ماہِ نور بی بی اب تو ہو گیا نہ اب نکال دیں آپ گلاس پلیز۔ ورنہ کسی نے دیکھ لیا تو میری شامت آ جائے گی۔۔

اوف۔۔

گھری سانس بھر کر اب وہ اپنے پاؤں ہیلز سے آزاد کر رہی تھی ایک تو بخار نے جان عذاب کی تھی اپر سے یہ کام۔۔۔

www.novelsclubb.com

چڑتی ہوئی وہ کرسی پر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

کونسے گلاس نکالنے ہیں؟؟ یہ بھی بتا دیں۔۔

وہ، وہ جو ہیں نہ سب سے اپر والے۔۔

حد ہی ہے۔۔۔۔

اب میں گلاس نکال رہی ہوں آپ پکڑتی جائیں۔۔

دو دو گلاس انگلیوں میں تھامے اس نے نیچے کی کیے تھے۔۔

پکڑیں۔

چہرا ہنوز کیبنٹ پر تھا۔۔

پکڑیں بھی بوا، کیا ہو گیا ہے؟؟

وہ کب سے ہاتھ نیچے کیے کھڑی تھی

۔۔

اور بل آخر ہاتھ بڑھا کر گلاس کی جگہ ہاتھ تھامہ گیا تھا۔۔

اور ماہ نور کو کرنٹ سا لگا تھا مڑ کر دیکھنے پر اسکا اپر کا سانس اپر اور نیچے کا نیچے رہے گیا تھا۔۔

وہاں بوا نہیں التمش کھڑا تھا آنکھوں میں وحشت لیئے۔۔

ماہِ نور کے ہاتھوں سے گلاس چھوٹ کر زمین پر گرے تھے.

پل میں اسکا چہرا سفید پڑا تھا۔۔

کیا ہوا؟ میرا ہاتھ پکڑنا اچھا نہیں لگا؟؟ مکاری سے بولا تھا۔

یہ، یہ کیا بے حودگی ہے التمش بھائی دروازا کھولیں۔در۔دروازا کیوں بند کیا ہے؟؟

www.novelsclubb.com

ہواس پر قابو پاتے ہوئے وہ چیخی تھی۔۔

اسے دروازے کے پاس کھڑا دیکھ وہ ایک جست سے کرسی سے اتری تھی، یہ دیہان کیے بغیر کے نیتجے کانچ ہے۔

کانچ کے چھوٹے بڑے ریزے باقاعدہ اس کے پاؤں میں گھپ گئے تھے۔۔

تکلیف اتنی شدید تھی جیسے کسے نے باقاعدہ اسکے پاؤں کانچ سے مسل دیے ہوں۔۔

لیکن بات جب عزت کی ہو تو ظاہری تکلیف کسے نظر آتی ہے؟؟

حنان کے ساتھ تو بڑا مسکرا مسکرا کر بات کر رہی تھیں تب ہوائیاں نہیں اڑی؟؟

التمش کے لہجے میں شدید وہشت تھی ماہِ نور کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی تو تھی۔۔

التمش بھائی میں نے کہا دروازا کھولیں۔۔

وہ ہلک کے بل چلائی تھی۔۔

او۔اوہو کیا ڈر لگ رہا؟؟

قریب آتے ہوئے اسکے بالوں کو چھوتے ہوئے مکاری سے کہا تھا۔۔

دور رہیں مجھ سے اپنی پوری قوت لگا کر اسے دور دھکیلا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اور نہ رہوں تو؟؟؟۔ کیا کرو گی؟؟

چیخو گی؟؟؟ چلاؤ گی؟؟

پھر؟؟

پھر کیا ہو گا؟؟

کون کرے گا تمہارا یقین؟؟

کس کو اپنے کردار کی گواہی دو گی؟؟

www.novelsclubb.com

میں۔ میں سب کو چیخ چیخ کر آپکی اصلیت بتاؤں گی۔۔

"اور۔ اور مجھے کسی کے یقین کرنے کی ضرورت نہیں سوائے اس کے میرا اللہ جانتا ہے کہ میرا کردار صاف ہے"۔

تکلیف کی شدت سے بے حال ہوتی وہ مظبوطی سے کھڑی تھی۔۔

مرد جب جانور کا روپ دھار لے تو عورت کو چاہیے کہ وہ چٹان کی طرح مظبوط بن جائے۔

مرد کی ساری وحشت جھاگ کی طرح بیٹھ جاتی ہے۔۔

اس ظاہری مظبوطی سے بھلے وہ اندر سے لہولہان ہو جائے لیکن کسی بھی طرح اس مرد کا خوف خود پر طاری نہ ہونے دے۔۔

مردوں کو محافظ بنایا گیا ہے

انھیں چاہیے وہ محافظ رہیں بھیڑیے نہ بنیں۔۔

"اور عورت کو مرد کی عزت کا ضامن"

تو عورت کو چاہیے وہ اس عزت کی ضمانت داری پوری ایمانداری سے کرے۔

www.novelsclubb.com

پھر چاہے وہ مرد اسکا باپ ہو، بھائی کو، یا شوہر۔

بھائی ہو باپ ہو یہ شوہر، عورت ان مردوں کو نیچا دکھا کر کبھی سر اٹھا کر زندگی نہیں گزار سکتی۔

کچھ مردوں کی وجہ سے آپ تمام مردوں کو برا نہیں کہے سکتے۔اور نہ ہی کچھ عورتوں کے غلط ہونے کی وجہ سے آپ تمام عورتوں کی تذلیل کر سکتے ہیں۔۔

بڑی زبان نکل آئی ہے ؟؟ لگتا ہے کسی نے سہانے خواب دکھانا شروع کر دیئے ہیں۔

وہ ابھی بھی باز نہیں آیا تھا۔۔

لیکن یہ کیا؟ وہ خواب تو پورے ہونے سے پہلے یہ ٹوٹ جائیں گے۔۔

پھر تم کیسے حنان کا سامنا کرو گی؟؟

اور کاری تھا۔۔۔

کسی کی چھوئی پلیٹ نہ تھامنے والا وہ ایک استعمال شدہ عورت کو کیسے اپنائے گا؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کمرے سے باہر نکل کر کون مانے گا کہ تمہارا کردار اب بھی صاف ہے؟؟

یہ الفاظ نہیں تھے سیسہ تھا جو اس کے کان میں پگھلایا تھا۔

وہ مظبوط نظر آرہی تھی لیکن اندر سے اسکی روح تک لرز گئی تھی۔۔۔

بس صرف ایک رات کی بات ہے صرف ایک بار میری بات مان لو نہ تم پر کوئی بات آئے نہ مجھ پر۔۔

جو تم تھپڑ تم نے مجھے مارا تھا میں وہ بھولا نہیں ہوں لیکن بھول جاؤں گا۔۔

(آہ مرد کی آنا)۔

التمش اپنے اسی وحشت زدہ لہجے میں اسکے قریب آیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر پاتا،

ماہِ نور نے پوری قوت سے ٹیبل پر رکھا گلدان اسکی سر پر مارا تھا۔

حملہ جان لیوا نہ ہونے کے باوجود التمش کے ہوش اڑا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

** ** ** **

بابا اپنے نور کو کہیں دیکھا ہے؟؟

مریم جو کب سے لان میں موجود تھی ماہِ نور کو نہ پا کر پریشان ہوئی تھی۔

عروسی لباس میں دلہن کے روپ میں سجی ہوئی مریم سلطان ہماری حسین دلہن۔۔

نہیں بیٹے میں بھی کب سے اسی کو ڈھونڈ رہا ہوں۔۔

تم نہ پریشان ہو دیکھو تو کتنی پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی اللہ پاک تمہارے نصیب تم سے بھی زیادہ حسین کریں آمین۔۔

التمش کی حالت سے فائدہ اٹھا کر وہ کانچ کی پرواہ کئے بغیر دیوانہ وار باہر بھاگی تھی۔۔

حنان ھوا سے ہی دیکھنے آ رہا تھا، اچانک افراد پر اس سے ٹکرایا تھا۔۔

اسکا ہولیا اجڑا ہوا تھا دوپٹا جو کچھ دیر پہلے سلیقے سے کندھے پر تھا وہ اب غائب تھا۔

پاؤں خون سے کندھے ہوئے تھے اسکا دل ڈوب کے سکتا تھا۔کیا یہ وہی لڑکی تھی؟

جسے وہ ابھی کھلکھلاتا ہوا دیکھ رہا تھا؟؟

"ماہِ نور؟؟"

یہ۔یہ سب کیا ہے؟؟۔

اسکی بکھری ہوئی حالت بہت کچھ غلط ہونے کی عقاصی کر رہی تھی۔۔

وہ۔وہ التمش بھ. بھائی۔

اس کے لفظ ٹوٹ رہے تھے۔۔۔

ادھر دیکھو۔

“Mah-e-Noor I said look at me!! Please”...

ضبط کے پھرے ٹوٹے تھے۔۔۔

"کیا کیا ہے التمش نے؟؟"

ان۔انھو۔انھوں نے۔سب۔سب۔برباد کردیا۔سب کچھ۔۔

انھوں نے سب کچھ برباد کردیا۔۔۔

وہ بامشکل لفظ ادا کرپائی تھی۔۔

کھڑا رہنا دشوار ہوا تھا یوں جیسے ہمت ٹوٹ گئی ہو،وہ زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

(کیوں اسکی زندگی میں خوشیوں کی معیاد اتنی تھوڑی کیوں تھی؟آخر کیوں تھا ایسا کیوں)؟؟؟

اسکے پاس پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے بہت آہستہ سے اپنی شال اسکے کندھوں کے گرد لپیٹی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تحفظ،یقین،اعتماد۔

جیسے ایک ہنشار میں آگیا ہو۔۔

مجھے تم پر یقین۔

یقین تسلی دعوے سارے لفظ کم تھے۔۔

دادا جان،دادا جان،

وہ ابھی سنبھلی بھی نہیں تھی کہ التمش اپنا سر پکڑے چیختے ہوئے باہر آیا تھا۔۔

دیکھیں آپکی لاڈلی نے کیا کیا ہے۔۔

چچا،بابا،مریم دیکھو اب آئیں

وہ کسی اداکار کی طرح سب کو اپنی اداکاری کے جوہر دکھا رہا تھا۔۔

تمم۔۔۔

حنان نے اسے گریبان سے پکڑ کر دیوار سے لگایا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس پر غلط نگاہ ڈالنے کی؟؟ حنان حلق کے بل چلایا تھا۔۔

میں تمہاری جان لے لوں گا خبیس انسان۔۔

وہ جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔

کیا شور ہے التمش اور نور تم؟؟

حیدر صاحب کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔۔

بابا...

www.novelsclubb.com

وہ کسی ننھے بچے کی طرح حیدر صاحب سے لپٹی تھی۔۔

بابا۔۔۔۔

ماہِ نور میرا دل بیٹھا جا رہا ہے بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے؟؟

"بابا التمش بھائی نے میرے ساتھ زبردستی"۔۔

اسکے الفاظ موں میں ہی رہے گئے تھے جب احمد صاحب نے ایک جست سے اسکو حیدر صاحب سے الگ کرتے ہوئے تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔

حنان چھوڑو اسکو پاگل ہو گئے ہو؟؟

حبیب صاحب نے اسکو التمش سے الگ کیا تھا۔۔

احمد۔۔۔۔

حیدر صاحب چیخے تھے۔۔۔۔

بس بابا۔ بس بہت ہو گیا۔ یہ سب آپکی دی ہوئی شے ہے جس کی بنا پر آج اس لڑکی نے ہمارے موں پر کالک ملی ہے۔۔۔

(وہ کیوں کرتے تھے اتنی نفرت؟؟)

"میں نے کچھ نہیں کیا بابا جان میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا"۔۔

www.novelsclubb.com

وہ صرف ایک انسان کو دیکھ رہی تھی جس نے اس وقت اسے محبت اور تحفظ دیا تھا جب اسکا اپنا باپ اسے ہاسپٹل میں چھوڑ آیا تھا۔۔

جھوٹ جھوٹ بول رہی ہے چچا جان یہ، اس نے خود مجھے میسج کر بلایا تھا۔۔

اور جب میں نے سمجھانے کی کوشش کی کے میں تمہیں بہنوں کی طرح مانتا ہوں تو اس نے مجھے زخمی کرنے کی کوشش کی اور دھمکی بھی دی کہ سب کے سامنے مجھے بدنام کر دے گی۔۔

کیا یہ دیکھنا بھی باقی تھا؟؟ اتنی ذلت؟ اتنی رسوائی؟ اسکے پاس اپنی عزت کے علاوہ تھا یہ کیا؟؟ جو اس سے یہ بھی لے لی گئی تھی؟؟

"لیکن اسے یاد تھا کہ عزت اور ذلت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، انسان کسی کو نہ کچھ دے سکتا ہے، نہ اس سے کچھ لے سکتا ہے"...

آ۔آپ یہ میسج خود پڑھ لیں دیکھیں۔۔۔

تیر سہی نشانے پر لگا تھا،

داد دینا تو بنتا ہے۔۔۔۔

"بابا یہ سچ نہیں ہے میں نے۔میں نے کوئی میسج نہیں کیا آپ قریمن بوا سے پوچھ لیں، حنان آپ تو وہیں تھے نہ؟؟ بوا مجھے خود بلا کر لیکر گئی تھیں".

میں اسے جان سے مار دوں گا

احمد صاحب اسے مارنے کے لیے آگے بڑھے تھے۔۔

لیکن حنان نے اسے اپنے پیچھے کیا تھا۔۔

(وہ کیوں گرم ہوا میں چھاؤں دینے پر تلا ہوا تھا؟؟ اسے کوئی بولے کہ ماہِ نور حیدر کو چھاؤں راس نہیں آتی)

"کیا آپ ساری حیا بیچ چکے ہیں؟

اپنی جوان اولاد وہ بھی بیٹی پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں؟؟

وہ بھی سب کے سامنے؟؟ جہاں اسکی ڈھال بننا چاہیے وہاں اسے ذلیل ہونے کے لیے پیش کر رہے ہیں؟".

حنان کی گرجدار آواز پورے لان میں گونجی تھی۔۔

آج یہ وہ حنان نہیں تھا جو خاموش رہتا تھا۔اور غصہ؟ وہ تو وہ جانتا یہ نہیں تھا۔۔۔

زبان سنمبھال کے حنان میاں یہ میرے گھر کا معاملہ ہے،اپنی مداخلت اپنے پاس رکھو۔۔

گھر کا معاملہ؟؟ آپ یہ بات کہنے کی تراب رکھتے ہیں؟؟

آپ جس پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں نہ احمد صاحب وہ میری اور میرے گھر کی عزت ہے۔۔

سب کو سانپ ہی تو سونگ گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

(اور میر حنان سکندر کی غیرت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ اسکی عزت پر کوئی غلط نگاہ بھی ڈالے،ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات ہے)...

گھر کے معاملوں اور عزتوں کو ذلیل ہونے کے لیے نہیں چھوڑا جاتا،اپنے گھر کی عورت اگر غلط بھی ہو تو مرد کی غیرت کا تکازہ یہ ہے کہ اسکی تصیح بند کمرے میں کرے اور اس میں بھی یہ یاد رکھے کے وہ محافظ ہے جابر نہیں!!..

واہ حنان بھائی جب اپنے سب بتا ہی دیا ہے تو یہ بھی بتادیں،جو آپکی عزت نے کیا وہ ٹھیک تھا؟؟؟

اس پورے وقت میں مریم کی آواز پہلی بار گونجی تھی۔۔

قریمن بوا،قریمن بوا۔۔۔۔۔

بتائیے کہ کیا آپ بلا کر لائی تھیں ماہِ نور کو؟؟؟

بولیں بوا۔ پوچھ رہی ہوں میں کچھ ؟؟؟

بتائیں بوا۔ آپ۔ آپ نے بلایا تھا نہ.؟؟

کاش وہ بول دیں ہاں۔۔ کاش۔۔

ماہِ نور بی بی یہ آپ کیا کہے رہی ہیں؟؟

اسکے ہاتھ پہلوؤں میں گرے تھے۔۔(آخر کس کس نے اسکا اعتبار توڑنا تھا؟؟اور کیوں؟؟)

میں؟ میں بھلا اپنے کسی کام کے لیے آپکو کیوں بلاؤں گی؟؟

(فرون دیکھے ہیں کبھی؟؟انسان کو انسان کھاتے ہیں یہ بھوت آسیب جانور نہیں)!!

جب تم کسی کے ساتھ نیکی کرو، تو تمہیں چاہیے کہ تم اسکے شر سے بچو۔

وہ جو دل کی مسند پر پوری شان سے براجمان تھی جس نے کبھی کسی کو کسی بات کی صفائی نہیں دی تھی،اسے یوں بھرے مجمعے میں اپنے کردار کی صفائی دیتے دیکھ میر حنان کا دل کیا تھا کہ وہ پوری دنیا کو آگ لگا دے۔۔

آغا جان آپ تو میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا۔۔

اس سے پہلے کے وہ بات پوری کرتی۔

حیدر صاحب بے حوش ہو گئے تھے۔

یعنی؟یعنی یہ جو مرد اسکی ڈھال تھا وہ بھی نہیں رہا تھا؟

ایسا کیوں تھا کہ وہ جس سے محبت کرتی تھی وہ اس سے چھوٹ جاتا تھا؟؟

دادا نہیں دادا آپ ایسا نہیں کر سکتے۔

دادا پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے کئی لمحوں میں کیا ہوا تھا اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا۔۔

بس جو آخری الفاظ یاد رہے گئے تھے، وہ یہ تھے۔۔۔

میں نے کہا تھا کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا لو، دیکھو میں نے اپنی بات ثابت کر کے دکھائی۔

تم نہ سہی، تمہاری رسوائی ہی سہی۔۔

وہ اس محل کی چوکھٹ پر اکیلی رہے گئی تھی۔۔

شاید اس نے دادا کو بھی کھو دیا تھا۔

وہ جو اللہ کے بعد اسکے دکھ سکھ کے ساتھی تھے۔۔۔

** ** ** **

اللہ غارت کرے اس لڑکی کو کیسی معصوم سی دکھتی ہے اور توبہ توبہ کیسے کرتوت ہیں، اللہ معاف کرے۔۔۔

بس کریں یہ ہاسپٹل ہے آپکا گھر نہیں، کوئی ایک اور لفظ میں برداشت نہیں کروں گا۔۔

حنان بیٹے ہوش کرو۔۔۔

تھمینہ بیگم نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

حسن۔ تم ہیاں ہو تو ماہِ نور کے پاس کون ہے؟؟

اس کے اکیلے ہونے پر حسن ہر غصہ آیا تھا۔۔

اس جیسے کردار کی لڑکی کو بھلا کہاں کسی کی ضرورت۔۔

رافیہ بیگم کی زبان اب بھی زہر اگل رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر پیشنٹ کی کنڈیشن کیسی ہے؟؟

انکو میجر ہارٹ اٹیک آیا ہے لیکن ماننا پڑے گا انکی اسٹرانگ ول پاور ہونے کی وجہ سے وہ اب خطرے سے باہر ہیں لیکن ہم پھر بھی چوبیس گھنٹے کے لیے انھیں انڈر اوبزرویشن رکھیں گے۔۔

آپ میں سے حنان اور آغا صاحب کون ہیں؟؟

جی ہم۔

حنان آگے آیا تھا۔

پیشنٹ آپ سے ملنا چاہتے ہیں اور پلیز انکی پوری ماہِ نور کو بھی بلالیں وہ مسلسل انکے لئے اسٹریس لے رہے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

حنان جاؤ بیٹے ماہِ نور بیٹی کو لیکر آؤ۔۔

اندر کیا بات ہوئی وہ فلحال پوشیدہ ہے۔ لیکن جواب ہونے والا تھا وہ پتا نہیں کیا اثر ڈالتا۔۔

"اس حال میں بھی تمہارے باپ کو اس لڑکی کی فکر ہے جس نے موں پر کالک مل دی"۔۔

بس کچھ دیر کا کھیل ہے پھر سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہو گا۔۔۔

بازی تو پھر ایسی ہونی چاہیے نہ کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے؟

یہ گفتگو بغاوت کی ہوک اٹھا رہی تھی۔۔

سایہ ہوا میں تحلیل ہوا تھا۔۔

** ** ** **

حنان شکستہ قدموں سے واپس آیا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھی تھی۔۔

شکستہ چال کے ساتھ وہ اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔

وہ جو میر حنان سکندر کی نظروں کا حسین ترین نظارہ تھی اسے اس حال میں دیکھ دل پر کسی نے کاری ضرب لگائی تھی۔۔۔

لیکن وہ ہار نہیں مانی سکتا تھا، وہ ان آنکھوں میں آنسو دینے والے ہر انسان سے حساب لے گا یہ طے تھا۔۔

"ماہ اٹھو دادا نے تمھیں بلایا ہے."

تمام تر ہمت جما کر کے اس نے مخاطب کیا تھا۔۔

چلو؟؟

اس نے نظریں تو اٹھائی تھی لیکن بولی کچھ نہیں تھی۔۔

"میں؟ میں کیسے جاسکتی ہوں؟؟."

بابا۔ باباتو ناراض ہونگے نہ مجھ سے؟؟

میں نے یہ کیا کر دیا حنان؟؟

یہ مجھ سے کیا ہو گیا؟؟

وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

میں نے۔ میں نے انکا سر جھکا دیا۔ میں۔ میں۔۔۔

ہششش۔

بس ریلیکس بلکل چپ۔

کچھ نہیں کیا تم نے۔۔

کوئی غلطی نہیں ہے تمہاری۔

اپنا ہاتھ اسکے گال پر رکھتے ہوئے پر سکون کرنے کی کوشش کی تھی جہاں تھپڑ کا نشان واضح تھا۔۔۔

آپ۔آپ کیسے کہے سکتے ہیں یہ کیسے ؟؟؟

بری طرح اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے چیخی تھی۔۔

ماہِ نور ریلیکس گھری سانس لو۔

اسکی سانس اکھڑ رہی تھی۔۔۔

ابھی ہمیں بابا کے پاس جانا ہے۔وہ بلا رہے ہیں۔

"جب بابا گھر آئیں گے تو میں

”خود سب کچھ ٹھیک کروں گا۔"

“I Promise Noor”..

یقین رکھو پلیز۔۔

وہ جیسے جھاگ کی طرح ٹھنڈی پڑی تھی۔۔

آج پھر اسکے وعدے پر اعتبار کیا تھا۔۔

بلکل ویسے ہی جیسے گیارہ سال پہلے کیا تھا۔۔

"لیکن ضروری تو نہیں نہ کہ ہر بار وعدے پورے ہوں؟؟."

** ** ** **

گاڑی ہاسپٹل کے باہر رکتے ہی ماہِ نور پاگلوں کی طرح اندر بھاگی تھی۔۔۔

یہ پروہ کیے بغیر کے اسکے پاؤں کسے پھوڑے کی طرح دکھ رہے ہیں۔۔

ماہِ نور بیٹے؟؟

اسکو دیکھ سکندر صاحب نے روکا تھا۔۔

آغا جان؟؟ بابا کہاں ہیں؟؟ وہ ٹھیک ہیں نہ؟؟ انھیں ہوا تو نہیں ہے؟؟

بیٹے ریلیکس۔۔۔

پھولی سانسوں کے درمیان ایک ہی سانس میں کئی سارے سوال کر لیے تھے۔۔

آرام سے بیٹے آؤ میرے ساتھ میں لیکر چلتا ہوں آپکو۔۔

اپنے حصار میں لیے وہ اسے حیدر صاحب کے کمرے میں لیکر گئے تھے۔۔۔

بابا۔

لاکھ ضبط کے باوجود وہ خود پر قابو نہیں رکھ سکی تھی۔۔

حیدر صاحب کو نلقیوں سے جکڑا دیکھ اسے خود سے نفرت ہوئی تھی شدید نفرت۔۔

نورے میری پیاری بیٹی۔۔

اوکسیجن ماسک ہوئے اپنے پاس بلایا تھا۔۔

وہ جیسے اسی حصار کے انتظار میں تھی۔اسکی محفوظ ترین پناہ گاہ۔۔

مجھے معاف کر دیں دادا۔۔میں آپکا ماں نہیں رکھ سکی۔۔

میں آپکی اچھی بیٹی نہیں بن سکی۔۔۔

وہ سسکتے ہوئے ان سے لپٹی تھی۔۔

ایسا بھلا کس نے کہا؟؟

نقاہت زدہ لہجے میں بھی وہ اسے حفاظت کا احساس دلاتے تھے۔۔

میری بیٹی تو بہت بہادر ہے۔۔

اور مجھے اس پر فخر ہے۔۔

اولاد اپنی تکلیف کتنی ہی چھپا لے،ماں باپ سے کبھی نہیں چھپتی۔۔۔

ماہِ نور حیدر،حیدر سلطان کا فخر ہے اسکا مان ہے۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے میری پیاری بیٹی۔۔

اسکی زندگی پر کتنا احسان تھا نہ اللہ کا، کہ اسے شفیق باپ کی محبت اور ساتھ نصیب تھا۔۔

بس میں چاہتا ہوں تم میری ایک خواہش پوری کردو۔۔

وہ جو سسکیاں روکنے کی کوششوں میں تھی، وہ فورن سیدھی ہو بیٹھی تھی۔۔

الجھ کر حیدر صاحب کو دیکھا تھا۔۔

میں چاہتا ہوں کہ تم، حنان سے نکاح کرلو ابھی اور اسی وقت میرے سامنے۔۔

ان جملوں نے اسکے سننے کی صلاحیت کو مفلوج کیا تھا۔۔

دادا؟؟

حیرت اور دکھ سے انھیں پکارا تھا۔۔

تم نے وعدہ کیا تھا نہ نورے؟؟

www.novelsclubb.com

میں جو کہوں گا مانو گی؟؟

یہ کیسی قربانی تھی جو اس سے مانگی جا رہی تھی؟؟

دادا۔آپ۔آپ جان لے لیں بس یہ ظلم نہ کریں۔۔

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔۔

یہ ظلم نہیں ہے بیٹے میں تمہیں کسی کے آسرے پر نہیں چھوڑ سکتا۔۔

میں التجا۔۔

وہ شفیق انسان جس کے اتنے احسان تھے، کیا ماہ نور انکو اپنے سامنے التجا کرتا دیکھ سکتی تھی؟؟

مجھے منظور ہے۔۔

اس پورے ٹائم میں کیا ہوا، کیا نہیں اسکا دماغ پراسس نہیں کر سکا تھا۔۔

پراسس کر سکتا تھا؟؟

اسے ہوش جب آیا تھا جب حنان کی اڑھائی گئی شال اسکے کندھوں پر سے اسکے سر پر ڈالی گئی تھی۔۔۔

وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں تھی۔۔

مولوی صاحب کی آواز جس وقت کانوں میں گونجی تھی اس وقت اسکا دل کیا تھا کہ زمین پھٹتی اوہ وہ اس میں سما جائے۔

کوئی اور قیامت ہے اسکے لئے باقی ہے؟ یہ بس یہی ہے؟؟

ماہِ نور حیدر سلطان

ولد حیدر سلطان آپکا نکاح میر حنان سکندر ولد حنان سکندر سے باعوض بیس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طے پایا۔

(کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔؟؟)

نورے بیٹی کہو؟؟

تھمینہ بیگم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

(جس شخص کے سامنے وہ ساری عمر سر اٹھا کے رہنا چاہتی تھی قسمت نے اسے سی کے سامنے ساری عمر کے لیے جھکا دیا تھا)۔۔

www.novelsclubb.com

قبول ہے

ماہِ نور حیدر سلطان۔

ولد حیدر سلطان آپکا نکاح میر حنان سکندر ولد حنان سکندر سے باعوض بیس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طے پایا۔

(کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔؟؟)

جس شخص سے محبت تھی قسمت نے اس سے ترس اور احسان کا تختہ جوڑ دیا تھا۔۔

قبول ہے۔

www.novelsclubb.com

ماہِ نور حیدر سلطان

ولد حیدر سلطان آپکا نکاح میر حنان سکندر ولد حنان سکندر سے باعوض بیس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طے پایا۔

(کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔؟؟)

اکیس سال ان چاہی اولاد بن کر گزارے تھے، بقایہ زندگی ان چاہی ہمسفر بن کہ گزارو گی۔

کیوں کہ تم یہی ڈزرو کرتی ہو۔

قبول ہے۔

میر حنان سکندر۔

ولد عثمان سکندر آپکا نکاح ماہِ نور حیدر سلطان، ولد حیدر سلطان سے با عوض حق مہر بیس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا

(کیاآپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟.)

سبز آنکھوں نے ایک بار پھر سنہری آنکھوں والی کے چہرے کا طواف کیا تھا۔۔

تم کل بھی میرے لئے قابل عزت تھیں اور آخری سانس تک رہو گی۔۔۔

قبول ہے۔

میر حنان سکندر۔۔

ولد عثمان سکندر آپکا نکاح ماہِ نور حیدر سلطان، ولد حیدر سلطان سے باعوض حق مہر بیس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا

(کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟.)

اس رشتے کو میں اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر قائم کرتا ہوں، ترس اور ہمدردی کی بنیاد پر نہیں،

بلکہ بے لوث محبت کی بنیاد پر۔

قبول ہے۔

میر حنان سکندر۔۔

ولد عثمان سکندر آپکا نکاح ماہِ نور حیدر سلطان، ولد حیدر سلطان سے باعوض حق مہر بیس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا

www.novelsclubb.com

(کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟.)

تم سولہ سال کی عمر میں بھی میرے دل کی چاہت تھیں،اور آج ستائیس سال کی عمر میں بھی دل کی چاہت ہو۔

میں میر حنان سکندر۔

آج سے آخری سانس تک تمہارے نام۔۔

اور یہ دل اور اسکی ہر دھڑکن اللہ اور اسکے رسول کے بعد تمہاری امانت

ماہِ نور حنان سکندر آج سے میر حنان سکندر سارے کا سارا تمہارے نام۔"

(قبول ہے).

اگلی قسط انشاءاللہ جلد۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: